رکھ دیا۔ آپ نے لکھا:۔

"صبح، شام، رات دن۔ اُٹھتے بیٹھتے یہ باتیں سن سن کر تنگ آگیا ہوں۔ زمین باوجود فراخی کے مجھ پر تنگ ہو گئی ہے۔ اور آسمان باوجود رفعت کے میرے لئے قید خانے کا کام دے رہا ہے" وغیرہ وغیرہ۔

اس طرح آپ نے اپنے قلبی دکھ کا حال بیان کیا مناسب تھا۔ کہ سارا مضمون شائع کیا جاتا۔ مگر افسوس کہ اس کے چند ٹکڑے دکھانے پر ہی مجبور ہوں۔ جو احباب مفصل پڑھنا چاہیں۔ وہ الفضل ۱۹ نومبر ۱۳ء و ۱۲ء پر پڑھ لیں۔

فجر کی نماز کے بعد درس قرآن

عبدالرحمٰن خاں پشاوری جو مولوی غلام حسن صاحب کے بیٹے ہیں کو حضرت فضل عمر دسمبر ۱۳ء میں فجر کی نماز کے بعد قرآن کریم کا درس دیا کرتے تھے۔

سالانہ جلسہ ۱۳ء پر انصار اللہ کے الزاموں کی تردید

۲۶ دسمبر ۸ بجے شب حضرت فضل عمر نے انصار اللہ کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ اور ان تمام الزاموں کی تردید کی۔ جو انصار اللہ پر لگائے جاتے ہیں۔

۲۸ دسمبر

حضرت صاحبزادہ صاحب کی تقریر تقویٰ کے حصول کے ذرائع پر ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل امور بیان فرمائے۔

زہبی اسباب

"خدا تعالیٰ شاہد ہے۔ اور میں اس کو حاضر ناظر جان کر اسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میں نے کبھی اس امر کی کوشش نہیں کی۔ کہ میں خلیفہ ہو جاؤں۔ نہ یہ کہ کوشش نہیں کی۔ بلکہ کوشش کرنے کا خیال بھی نہیں آیا۔

اب جن لوگوں نے میری نسبت یہ خیال پھیلایا۔ انہوں نے میرا خون کیا ہے۔ اور وہ میرے قاتل، اور خدا کے حضور وہ ان الزامات کے جوابدہ ہوں گے۔

جب حضرت صاحب فوت ہوئے اس وقت میری عمر انیس سال کی تھی۔ اور ہندوستان میں انیس سال کی عمر میں کھیلنے کودنے کے ہی دن سمجھے جاتے ہیں۔ میں ابھی میری بچپن کی حالت سے زیادہ نہیں ہوئی تھی۔ جب سے میں نے یہ جھوٹ بولا جاتا سنا ہے۔

ایسے وقت میں میرے دل پر کیا صدمات گذرتے تھے۔ وہ خدا ہی جانتا ہے۔ میرا کوئی دوست نہ تھا۔ جس سے میں اس دکھ کا اظہار کرسکوں۔ کیونکہ میری طبیعت بچپن ہی سے اپنے دکھ دُوسروں کے سامنے بیان کرنے سے رکتی ہے۔ میرے دل پر وہ اقوال خنجر اور تلوار کی ضرب سے بڑھ کر پڑتے تھے۔ اور میرے جگر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے تھے۔ مگر خدا کے سوا کسی سے اپنے درد دل کا اظہار نہ کرتا تھا۔"

اخبار زمیندار کے مالک کو تبلیغ

جنوری ۱۵ء میں زمیندار کی دس ہزار کی ضمانت ہوئی۔ اور مطبع ضبط ہوا۔ جس کی قیمت ۲۰ ہزار لگائی جاتی تھی۔ اس سے قبل الفضل کے کسی نوٹ پر ایڈیٹر زمیندار نے یہ کہا تھا۔ کہ:۔

"الفضل نے مجھے چھیڑنے میں غلطی کی ہے میری قلم کی ایک کشش سو سو میل تک اس سلسلہ کو مٹا سکتی ہے۔"

اس کے معاً بعد خدا نے اسے پکڑا۔ اور یہ ضمانت ہوئی۔ حضرت فضل عمر نے زمیندار کو نصیحت فرماتے ہوئے لکھا۔ کہ:۔

"اس قول کے چند دن بعد ہی زمیندار کی دس ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی۔ اور آخر گورنمنٹ برطانیہ کے ایک اعلیٰ افسر کی قلم کی ایک کشش سے اس کی ہستی مٹ گئی"

اس پر آپ نے زمیندار کے مالک کو نصیحت کی کہ اب انہیں چاہیئے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور توبہ کرتے ہوئے جھک جائیں۔

پریس ایکٹ میں ترمیم کا مطالبہ

اس موقعہ پر آپ نے پریس ایکٹ کے متعلق بھی حکومت کو ایک نیک مشورہ دیا۔ فرمایا:۔

"تعزیرات ہند کے سخت سے سخت حکم کی خلاف ورزی کرنے والا عدالت میں اپنی بریت کا کافی موقعہ پاتا ہے۔ اخبارات کو بھی ضمانت ادا کرنے اور اس کی ضبطی کے احکام پر ایسا ہی کھلا موقعہ دیا جانا چاہیئے۔ اور چاہیئے کہ عدالت کے سامنے ان کو سب عذر پیش کرنے کا موقعہ دیا جائے۔"

مولوی محمد حسین بٹالوی کے رجوع پر مضمون

آپ کو حضرت مسیح موعود کی ہر ایک بات پوری ہوتے دیکھنے کا شوق تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے مولوی محمد حسین کے رجوع کے متعلق لکھا تھا۔ اس پر آپ نے ایک حقیقی مضمون لکھا۔ اور اس میں مولوی محمد حسین کا ایک حوالہ دیا۔ جس میں اس نے ایک بیان کے دوران میں کہا:۔

"یہ ایک فرقہ احمدی بھی ابھی تھوڑے عرصہ سے پیدا ہوا ہے۔ جب سے میرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دعویٰ مسیحیت اور مہدویت کیا ہے۔ یہ فرقہ بھی قرآن اور حدیث کو یکساں مانتا ہے۔ ....

پھر لکھا:۔

کسی فرقہ کو جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ کسی فرقہ کو ہمارا فرقہ مطلقاً کافر نہیں کہتا۔"

آپ نے لکھا۔ کہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے بھی یہی الفاظ تھے۔ "و دایدع کا نک ترک قول التکفیر و تاب"

سفر چکوال

۲۵ جنوری ۱۹۲۴ء کو بغرض تبلیغ آپ چکوال تشریف لے گئے۔

میڈیکل کالج کے طلباء کی سٹرائیک

فروری میں میڈیکل کالج کے طلباء نے بعض ذاتی شکائیتوں اور ایک فیصلہ کی وجہ سے سٹرائیک کر دی تھی۔ فیصلہ یہ تھا۔ کہ جنوری ۲۴ء میں لنڈن میں یہ فیصلہ ہوا۔ کہ ہندوستانی طلباء کو لنڈن ہاسپٹل میں کام سیکھنے کی اجازت نہ دی جائے۔ یہ فیصلہ انگریزی طالب علموں کی ایک درخواست کی بنا پر ہوا تھا۔

آپ نے طالب علموں کو سٹرائیکوں کے خلاف نصیحت فرمائی۔ اور ان کی راہنمائی کی۔ اور ان کو کہا:۔

"طلباء سے بھی ہمیں امید ہے کہ وہ سٹرائیک کا طریق ترک کر کے ادب سے گورنمنٹ کے حضور اپنی شکایات پیش کر دیں گے۔ اور وہ اس بات کا یقین رکھیں۔ کہ گورنمنٹ ان کی شکایات کو ضرور دور کرے گی۔"

اور حکومت کو بھی نصیحت کی۔

اختلافات دُور کرنے کی راہ

بعض لوگ جو بعد میں سلسلہ سے الگ ہو گئے۔ اختلافی باتیں پھیلاتے رہتے تھے۔ حضرت نے اس خلیج کو دُور کرنے کے لئے ایک تجویز فرمائی کہ اختلافات میں لوگوں کو چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی کتابیں کھول کر دیکھ لیا کریں۔ خدا نے اُن کو حکم بنا کر بھیجا ہے۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو۔ ایک کارڈ ہم کو لکھیں۔ ہم حضرت کا فیصلہ لکھ کر بھیج دیا کریں گے۔

۱۳ مارچ کو خلیفہ اوّل کی وفات ہوئی

۱۴ مارچ کو حضرت خلیفہ ثانی خلیفہ ہوئے اور الفضل کی ادارت حضرت میرزا بشیر احمد صاحب کے سپرد ہوئی۔

تمباکو کا کفارہ

خلافت کے بعد ایک دن آپ کے دربار میں ایک تجویز پیش ہوئی۔ کہ امریکہ میں تبلیغ کے لئے یہ کیا جائے کہ چونکہ تمباکو امریکہ سے آیا ہے۔ اس لئے جو لوگ سیگرٹ پیتے ہیں۔ وہ بطور کفارہ جتنے کے سگرٹ پئیں۔ وہ اتنے ہی پیسے بطور کفارہ دیں اور اس طرح یہ رقم دعوت الخیر فنڈ میں صرف ہو۔ قادیان میں دیر تک اس پر عمل ہوتا رہا۔

صدر انجمن کے کاغذات میں حضرت خلیفۃ المسیح کا نام

۲۶ اپریل کو صدر انجمن کے اجلاس میں یہ فیصلہ درج کیا گیا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا حکم ایسا ہی ہوگا۔ جیسے حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفہ اوّل کا تھا۔

لنڈن میں چوہدری فتح محمد صاحب نے الگ مشن قائم کیا۔

مصر میں شیخ عبدالرحمٰن صاحب نے الدین لکھی

رسالہ شائع کیا۔

بیروت میں سید زین العابدین صاحب نے ایک مذہبی انجمن کی بنیاد رکھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا نکاح ثانی

۲۱ مئی ۱۴ء کو بعد نماز عصر حضرت خلیفہ ثانی نے صاحبزادی امۃ الحی صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کو اپنی زوجیت میں لے کر دو نو خاندانوں کو روحانی جسمانی طور پر متحد فرما دیا۔ خطبہ نکاح مولوی سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ اس نکاح پر اہل پیغام نے بہت سے اعتراض کئے۔ اور آوازے کسے۔

۲۸ جولائی ۱۴ء درس قرآن کریم ختم کیا۔

اسی جولائی میں گریٹ وار شروع ہوئی۔ جس میں دنیا عالم کباب بنی۔ کئی سلطنتیں مٹ گئیں۔ زار کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ رود بار میں خون کی نالیاں بہ گئیں۔ کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں الہام پورا ہوا۔

۴ ستمبر باوجود مالی تنگی کے مدرسہ ہائی کے ہال کی عمارت چھت تک پہنچ گئی۔

بنگال میں تبلیغ

۴ اکتوبر کو ایک رسالہ بنگالی میں لکھوا کر تقسیم کر دیا گیا۔

۱۳ اکتوبر نماز پر ایک کتاب انگریزی میں شائع کرائی گئی۔

۲۷ اکتوبر۔ انصار اللہ کے مبلغین کے نام حسب ذیل تھے مفتی محمد صادق صاحب۔ حافظ روشن علی صاحب مرحوم۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب۔ مولوی احمد بخش صاحب۔ شیخ عبدالرب صاحب نومسلم۔ چوہدری بدر بخش صاحب۔ مولوی عبدالصمد صاحب۔ مولوی سعید الحسن صاحب بہار مولوی مبارک علی صاحب بنگال۔ بابا محمد حسن صاحب

صیغہ ترقی تعلیم میں

حکیم ماسٹر عبدالعزیز صاحب

۲۰ نومبر

چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب آپ کے زمانہ خلافت میں بیرسٹری پاس کر کے لنڈن سے آگئے۔

تکمیل منارۃ المسیح

۲۹ نومبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت جس منارہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود نے رکھی تھی۔ اس کی تکمیل کا کام شروع کیا گیا۔

دسمبر ۱۹۱۴ء

قادیان کے اردگرد تبلیغ کا خاص اہتمام کیا گیا جلسہ کے دن بڑھا کر چار کر دیئے گئے۔ تحفۃ الملوک نظام صاحب حیدر آباد کے لئے لکھی گئی۔ جس کے نتیجہ میں سیٹھ عبداللہ بھائی الہ دین سلسلہ میں داخل ہوئے۔ سالانہ جلسہ نہایت شان و شوکت سے ہوا۔

انجمنوں کی ترقی

آپ کے خلافت کے پہلے سال انجمنیں ۱۲۳ سے ۱۶۴ ہو گئیں۔ اور آمدن بھی بڑھ گئی۔ مستورات

کا جلسہ پہلی دفعہ الگ ہوا۔

۱۹۱۵ء

۲۳ر جنوری کو پیغام صلح کا چیلنج حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر منظور کیا۔ مگر مباحثہ نہ ہوا۔

۲۱ر جنوری ۔مبلغین کالج کے لئے خاص لیکچروں کا پروگرام حسب الارشاد امیر المومنین تجویز کیا گیا۔

ایک الزام کی تردید

۱۸ر جنوری ۔پیغام صلح نے آپ پر یہ الزام لگایا کہ آپ نے گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کی ہے۔ کہ مجھے خلیفۃ المسلمین بنا دیا جائے۔ آپ نے اس کی تردید بذریعہ اشتہار کی۔ پھر ۲۱ر جنوری کو ایک اور اشتہار دیا۔ جس میں گورنمنٹ پنجاب کے سیکرٹری کی چٹھی شائع کی گئی۔ کہ ایسی کوئی چٹھی ہمارے دفتر میں نہیں آئی۔

۴ر فروری کتاب قول الفصل لکھی گئی۔

۱۲ر فروری ۔ ۲ روزہ دعا کی جماعت کو تحریک کی گئی۔

۱۶ر فروری ۔حقیقۃ النبوت لکھی گئی۔

ماریشس میں مشن قائم کیا گیا۔ اور صوفی غلام محمد صاحب بھیجے گئے۔

۴ر مارچ کو زلزلہ

۴۔ مارچ کو زلزلہ آیا۔ اور حضرت امیر المومنین کا ایک خواب پورا ہوا۔

درس قرآن کی طباعت

۱۸۔ مارچ کو الفضل میں باقاعدہ درس قرآن طبع ہونے لگا۔ اسی مہینے چوہدری فتح محمد صاحب نے لنڈن میں خالص احمدیہ مشن قائم کیا۔

سیدہ امۃ الحفیظ کی شادی

۷۔ جون کو حضرت سیدہ موصوفہ کا نکاح آپ کی ولایت میں نواب محمد عبداللہ خاں صاحب سے ہوا۔

لاہور کا سفر

۷۔ جولائی کو بحیثیت امیر المومنین پہلی دفعہ لاہور تشریف لے گئے۔

۸ ۔جولائی لاہور کی مستورات میں آپ کا لیکچر ہوا۔

۹۔ جولائی۔ احاطہ میاں سراج الدین صاحب میں حضرت امیر المومنین کا لیکچر ہوا۔ حاضری دو ہزار کی تھی۔ خوب تبلیغ ہوئی۔

۱۲ر جولائی کو حضور واپس تشریف لے گئے۔

اسی سال

سیلون میں نئی جماعت قائم ہوئی۔

فرانسیسی ٹیچنگز آف اسلام

فرانس میں جو دوست جنگ کی وجہ سے گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرانسیسی زبان میں ٹیچنگز آف اسلام کا ترجمہ شائع کرایا۔

قرآن شریف کے ترجمہ انگریزی کا کام

مدراس میں قرآن شریف کا پہلا پارہ چھپنے کے لئے گیا۔

برکات خلافت

حضور کا لیکچر برکات خلافت طبع ہوا۔

۶ ستمبر کو قاضی عبداللہ صاحب ولایت تبلیغ کے لئے بھیجے گئے۔

ستمبر ۱۵ء۔ مالابار کے احمدیوں کو بڑی تکلیف ہوئی۔ اور سخت مخالفت ہوئی۔

اخبار فاروق

۱۷ر اکتوبر کو اخبار فاروق قادیان سے جاری ہوا

۲۹۔ اکتوبر ۔ہر احمدی کو تبلیغ کرنے کا حکم دیا گیا۔

۱۱ر نومبر ۔مولوی عبدالحی صاحب فوت ہوگئے۔ دشمنوں نے ان کی وفات پر خوب مخالفت کی۔ اور حضرت پر حملے کئے۔

رواج یا شریعت

نومبر میں گورنمنٹ نے مسلمانوں سے پوچھا۔ کہ تم کو رواج چاہیئے یا شریعت۔ مسلمانوں میں سے عام طور پر رواج کا مطالبہ کیا گیا۔ مگر حضرت امیر المومنین نے احمدیوں کو ہدایت دی۔ کہ وہ یہ لکھوائیں:۔

"ہم احمدی ہیں۔ اور شریعت کے تابع ہیں۔ اور ہمارا عملدرآمد شریعت اسلام پر ہے"

۲۳ دسمبر ۱۹۱۵ء

سیٹھ عبداللہ بھائی الہ دین پہلی دفعہ قادیان آئے۔

۲۸ر دسمبر

بمنارۃ المسیح پر پہلی دفعہ ہنڈوں کے ذریعے روشنی کی گئی۔ اسباق القرآن لکھے گئے اور چھپنے شروع ہوئے۔ جلسہ سالانہ نہایت شان و شوکت سے ہوا۔

حضرت صاحب کا ۲۵ سالہ زمانہ خلافت اس قدر کارہائے نمایاں سے بھرا ہوا ہے۔ کہ اگر یہ جوبلی نمبر سارے کا سارا اس سے بھر دیا جائے۔ تو بھی کافی نہ ہو۔ احباب نے دیکھا ہوگا۔ کہ میں نے ہر جگہ مضمون کا گلا گھونٹنے کی کوشش کی ہے۔ مگر اس کے باوجود میں آپ کے عہد مبارک کے کاموں کے صرف نام بھی نہیں گنوا سکتا۔ اس لئے میں نے یہی پسند کیا۔ کہ آپ کے چند کاموں کے صرف نام لے دوں۔ اور اس مضمون کو آئندہ سال کے الحکم میں بتدریج اگر حالات نے اجازت دی۔ تو شائع کر کے مکمل کر دوں۔

تنظیم سلسلہ

صدر انجمن کے علاوہ آپ نے نظارتوں کا سلسلہ قائم فرمایا۔ اس وقت حسب ذیل نظارتیں ہیں:۔ نظارت علیا بیت المال۔ نظارت تعلیم و تربیت نظارت امور عامہ۔ خارجہ۔ تالیف تصنیف نظارت ضیافت۔ نظارت دعوۃ تبلیغ۔ نظارت مقبرہ بہشتی۔ نظارت جائیداد۔ اس کے علاوہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔ دفتر تحریک جدید۔ دفتر سندھ

سنڈیکیٹ وغیرہ دفاتر بھی قائم فرمائے۔

تبلیغی جدوجہد

اس سلسلہ میں۔ لنڈن۔ امریکہ۔ نائیجیریا۔ گولڈ کوسٹ شرقی افریقہ۔ مصر۔ فلسطین۔ شام۔ ماریشس۔ جاوا۔ سماٹرا وغیرہ مشنوں کے علاوہ تحریک جدید کے مشن۔ چین جاپان۔ سنگاپور۔ فلپائنز۔ ارجنٹائن وغیرہ میں بھی قائم فرمائے۔

آپ کے زمانہ کے فتنے

آپ کے زمانہ میں پیغامی فتنہ۔ بہائی فتنہ۔ مستریوں کا فتنہ۔ احرار کا فتنہ۔ مصری کا فتنہ۔ گورنمنٹ پنجاب کے بعض افسروں کا فتنہ۔ یہ فتنے اُٹھے۔ مگر آپ نے خدا کے فضل و کرم سے ان سب فتنوں کو پاش پاش کر دیا۔

آپ کے سفر

آپ نے اپنے زمانہ خلافت میں مصر۔ شام۔ فلسطین عربی ممالک کا سفر کیا۔ پھر اٹلی۔ فرانس لنڈن کا سفر کیا۔ لنڈن میں مسجد کی بنیاد رکھی۔ اور نہایت کامیابی سے واپس تشریف لائے۔

گذشتہ پچیس سال میں

غیر ممالک میں اور ہندوستان میں بے شمار جماعتیں بڑھ گئیں۔ کبابیر میں مسجد بنی۔ ہندوستان میں بہت سی مساجد بنیں۔ فلسطین سے البشریٰ جاری ہوا۔ امریکہ سے سن رائز جاری ہوا۔ شکاگو میں مسجد بنی۔ ۲۳ اخبار اور رسالے آپ کے زمانے میں نکلتے رہے۔ مجلس مشاورت کا باقاعدہ قیام ہوا۔ اور ہر سال نہایت شان و شوکت سے ہوتی ہے۔

سیاسی تحریکیں

آپ نے تحریک کشمیر میں شاندار کام کیا۔ آپ نے احراری فتنہ کے متعلق مسلمانوں کی راہنمائی فرمائی آپ نے ترک موالات کے وقت راہنمائی کی۔ آپ نے نہرو رپورٹ کے وقت ہندوستان کی راہنمائی کی۔ قتل مرتد کے مسئلہ کی مذمت کی وغیرہ وغیرہ۔

مذہبی تحریکیں

شریف حسین کے حجاز کی فتح کے وقت مسلمانوں کو صحیح مشورہ دیا۔ ملک ابن سعود کی فتح کے وقت پھر صحیح مشورہ دیا۔ شدھی کے وقت مسلمانوں کی مدد کی۔ ترکوں کے متعلق حکومت وقت کو توجہ دلائی۔ فلسطین کے متعلق اپنی ہمدردی کا اظہار کیا۔ شہید گنج کی مسجد میں ہمدردی ہی کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ جماعت کو اس میں مسلمانوں کیساتھ ملکر اظہار رنج کرنے کا حکم دیا۔ سیرت النبی کے جلسوں کو جاری کیا۔ یوم ہادیان مذاہب کی بنیاد رکھی اور اسے جاری کیا۔

ہمدردی عامہ

کوئٹہ کے زلزلہ کے موقعہ پر۔ بہار کے سیلاب و زلزلہ کے موقعہ پر۔ انفلوئنزا کے موقعے پر۔ طاعون اور ہیضہ کی شدت کے وقت ہمدردی عامہ کے کام پر

سارى جماعت کو لگا دیا۔

آپ کی قلمی و علمی خدمت

اس سلسلہ میں آپ نے ۵۲ کتب تصنیف فرمائیں۔ جن کے نام حسب ذیل ہیں:۔

(۱) دلائل ہستی باری تعالیٰ (۲) صادقوں کی روشنی
(۳) منصب خلافت (۴) تحفۃ الملوک
(۵) برکات خلافت (۶) حقیقۃ النبوت
(۶) القول الفصل (۷) پیغام مسیح
(۷) ایک صاحب کے پانچ سوالوں کا جواب
(۸) ذکر الٰہی (۹) قبولیت دعا کے طریق
(۱۰) انوار خلافت (۱۱) اسلام اور دیگر مذاہب
(۱۲) محبت الٰہی (۱۳) زندہ خدا کے زبردست نشان
(۱۴) حقیقۃ الرویا (۱۵) حقیقۃ الامر (۱۶) آئینہ صداقت
(۱۷) اظہار حقیقت (۱۸) تقدیر الٰہی
(۱۹) عرفان الٰہی (۲۰) اسلام میں اختلافات کا آغاز
(۲۱) تقریر سیالکوٹ (۲۲) ملائکۃ اللہ
(۲۳) ترک موالات (۲۴) نجات
(۲۵) تحفہ شہزادہ ویلز (۲۶) احمدیت یعنی حقیقی اسلام
(۲۷) قول الحق (۲۸) اساس الاتحاد
(۲۹) سیرت مسیح موعود (۳۰) پیارا نبی
(۳۱) پیغام آسمانی (۳۲) سیرت النبی
(۳۳) دعوۃ الامیر (۳۴) ہستی باری تعالیٰ
(۳۵) منہاج الطالبین (۳۶) حق الیقین
(۳۷) تقریر دلپذیر (۳۸) ہندو مسلم فسادات اور ان کا علاج اور مسلمانوں کا آئندہ طریق عمل۔
(۳۹) مسلمانان ہند کے امتحان کا وقت۔
(۴۰) لیکچر شملہ (۴۱) حضرت مسیح موعود کے کارنامے
(۴۲) دنیا کا محسن (۴۳) مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ (۴۴) تحفہ لارڈ ارون۔
(۴۵) سیاسی مسئلہ کا حل (۴۶) سرزمین کابل میں ایک تازہ نشان کا ظہور (۴۷) اسوہ کامل۔
(۴۸) تبلیغ حق (۴۹) حقائق القرآن
(۵۰) راؤنڈ ٹیبل کانفرنس اور مسلمان۔
(۵۱) رسول کریم کی قربانیاں (۵۲) کلام محمود۔

الغرض

میرے آقا کے کام کو جس لحاظ سے دیکھو نور علیٰ نور ہے وہ حسن و احسان میں مسیح کی نظیر۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا موعود وہ خدا تعالیٰ کی سینکڑوں بشارتوں کا پورا کرنے والا اور برکتوں سے معمور۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ ہم نے اس کا زمانہ پایا۔ اور اس کے نور سے منور ہوئے۔ نہ زمانہ ہی نہیں۔ بلکہ ۲۵ سال سے اس کی برکتوں سے حصہ لے رہے ہیں۔ خدا کرے کہ ایسے کئی دور ہم کو دیکھنے نصیب ہوں

مجھے خوشی ہے

کہ یہ مضمون بالکل ادھورا اور نامکمل ہے۔ اسلئے کہ میرے آقا کی صفات۔ اس کے کام اتنے وسیع ہیں۔ کہ انہیں اگر نہایت اختصار سے بھی لکھا جاوے تو وہ ایک ہزار صفحے کی کتاب سے کم میں نہیں آ سکتے۔ ان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا۔ آپ کی زندگی اور آپ کی سیرت کے متعدد ایسے پہلو ہیں۔ جن کی نسبت میں ایک لفظ بھی نہیں لکھ سکا۔ خدا سے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ مجھے اس مضمون کے مکمل کرنے کی توفیق دے۔ میرے پاس اس وقت مکمل مواد

ہے۔ میں نے دن رات باوجود شدید بیماری کے اپنے سید و مولیٰ کی سیرت کے جمع کرنے کے لئے صرف کر دیئے۔ مگر افسوس میں آپ کے ہاتھ میں اسے کامل طور پر دینے کے قابل نہ ہو سکا۔ میرے پاس مضمون کی تکمیل کے لئے سو سے زائد نوٹ موجود ہیں۔ مگر افسوس کہ میں ان کو بھی پیش نہ کر سکا۔

اگر

میرا یہ مضمون پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا تو میں تفصیل سے الحکم میں یا پھر اگر احباب نے مشورہ دیا تو الگ کتابی صورت میں نظارت تالیف و تصنیف کی منظوری کے بعد شائع کرنے کی جرأت کروں گا۔ و باللہ التوفیق

عرضداشت

میرے آقا! یہ اس ناچیز خادم کی ایک ناچیز سی محنت کا ایک نقش ہے۔ جو میں پیش کر رہا ہوں اسے قبول فرما کر میرے لئے اور میرے خاندان کے لئے میرے والدین کے لئے کوئی ایسی دعا فرما دیجئے جس سے ہم سب کا دین اور دنیا میں بیڑا پار ہو جائے۔ کئی سالوں سے بیمار ہوں۔ اور کئی قسم کی مشکلات میں گھرا ہوا ہوں۔ بس ایک دعا کا محتاج ہوں۔ (محمود احمد عرفانی)

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے ہم کیوں محبت کرتے ہیں؟

(از جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قلم سے)

خدا تعالیٰ کے نزدیک سچی شہادت کا چھپانا گناہ ہے۔ ہم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے کیوں محبت کرتے ہیں؟ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے آپ کے بچپن کو دیکھا۔ اور پھر اس بچپن میں آپ کے ایثار اور آپ کی نیکی اور تقویٰ کو خوب دیکھا۔ ہم نے دیکھا۔ کہ آپ کے قلب میں دین کا ایک جوش موجزن تھا۔ اور بچپن سے ہی آپ دعاؤں میں اس قدر محو اور غرق ہوتے تھے۔ کہ ہم تعجب سے دیکھا کرتے تھے۔ کہ یہ جوش ہم میں کیوں نہیں۔ آپ بعض وقت دعا میں ایسے محو ہوتے تھے۔ کہ ہم ہاتھ اٹھائے اٹھائے تھک جاتے تھے۔ لیکن آپ کو اپنی محویت میں اس قدر بھی معلوم نہ رہتا۔ کہ کس قدر وقت گذر گیا۔ چنانچہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے

کہ سورج گرہن کی نماز پڑھنے کے لئے ہم سب مسجد اقصیٰ میں جمع ہوئے۔ نماز مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے پڑھائی۔ اور نماز کے بعد مولوی صاحب نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے عرض کی۔ کہ "**میاں آپ دعا شروع کریں**"۔ آپ نے دعا شروع فرمائی۔ مگر آپ اس دعا میں ایسے محو ہوئے۔ کہ آپ کو یہ خبر ہی نہ رہی کہ میرے ساتھ اور لوگ بھی دعا میں شریک ہیں۔ دعا میں جس قدر لوگ شامل تھے۔ ان کے ہاتھ اٹھے اٹھے اس قدر تھک گئے۔ کہ وہ شل ہونے کے قریب ہو گئے۔ اور کئی کمزور صحت کے لوگ تو پریشان ہو گئے تب مولوی محمد احسن صاحب نے جو خود بھی تھک چکے تھے۔ دعا کے خاتمہ کے الفاظ بلند آواز میں لینے شروع کئے۔ جسے سن کر آپ نے دعا ختم فرمائی۔

حضرت شیخ غلام احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ کا بیان کردہ واقعہ

حضرت شیخ غلام احمد صاحب نومسلم ایک نہایت نیک اور باخدا صحابی تھے۔ انہوں نے ایک دفعہ مجھے حضرت امیر المومنین کے بچپن کا ایک ایسا واقعہ سنایا جسے سن کر میرے دل میں آپ کی محبت اور نیکی کا نقش اور بھی گہرا ہو گیا۔ آپ نے فرمایا:۔

"ایک دفعہ ایک میں نے یہ ارادہ کیا کہ آج کی رات مسجد مبارک میں گذاروں گا اور تنہائی میں **اپنے مولیٰ سے جو چاہوں گا۔ مانگوں گا**۔ مگر جب میں مسجد پہنچا۔ تو کیا دیکھتا ہوں **کہ کوئی شخص سجدے میں پڑا ہوا ہے۔ اور الحاح سے دعا کر رہا ہے**۔ اس کے اس **الحاح** کی وجہ سے میں نماز بھی نہ پڑھ سکا۔ اور اس شخص کی دعا کا اثر مجھ پر بھی طاری ہو گیا اور میں بھی دعا میں محو ہو گیا۔ اور میں نے یہ دعا کی۔ کہ

یا الٰہی یہ شخص جو تیرے حضور سے جو کچھ بھی مانگ رہا ہے۔ وہ اس کو دیدے۔

اور میں کھڑا کھڑا تھک گیا۔ کہ یہ شخص سر اٹھائے تو معلوم کروں۔ کہ یہ کون ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ مجھ سے پہلے وہ کتنی دیر سے آئے ہوئے تھے۔ مگر جب آپ نے سر اٹھایا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ حضرت میاں محمود احمد صاحب ہیں۔ میں نے السلام علیکم کی اور مصافحہ کیا۔ اور پوچھا۔ کہ **میاں آج اللہ تعالےٰ سے کیا کچھ لے** لیا۔ تو آپ نے فرمایا:۔

کہ میں نے تو یہی مانگا ہے۔ کہ الٰہی مجھے میری آنکھوں سے اسلام کو زندہ کر کے دکھا۔

اور یہ کہکر آپ اندر تشریف لے گئے"

اس ایک واقعہ سے آپ کی قلبی کیفیت اور توجہ الی اللہ کا پتہ چلتا ہے۔ رات کی تنہائی میں ایک شخص لوگوں کی آنکھوں سے بالکل پوشیدہ ہو کر اپنے خدا سے محو دعا ہوتا ہے۔ اور اگر وہ کچھ مانگتا ہے۔ تو اسلام کی **رونق اور زندگی**۔ اس سے اس کے قلب کی گہرائیوں کا بآسانی پتہ چل سکتا ہے۔ حضرت شیخ صاحب نے یہ واقعہ بیان کر کے فرمایا۔ کہ یہ شخص وہی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام کو زندہ کرنے والا ہو گا۔ اور مجھے تو یقین ہو گیا ہے۔ کہ وہ مصلح موعود ہی ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو کچھ انہوں نے حاصل کیا ہے۔ اس سے بھی یہی یقین آتا ہے۔ کہ آپ ہی حسن و احسان میں آپ کے نظیر ہیں۔

اس کے علاوہ

ہم نے بارہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا ہے۔ ایک ہی دفعہ نہیں۔ بلکہ بار بار سنا۔ کہ آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ وہ لڑکا جس کا پیشگوئی میں ذکر ہے۔ وہ میاں محمود ہی ہیں اور ہم نے آپ سے یہ بھی سنا۔ کہ آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ

"**میاں محمود میں اس قدر دینی جوش پایا جاتا ہے۔ کہ میں بعض اوقات ان کے لئے خاص طور پر دعا کرتا ہوں**"

آپ نے کئی دفعہ فرمایا۔ کہ

"**ہم جو اپنے بچوں سے محبت کرتے ہیں۔ وہ محض نشان الٰہی سمجھ کر ان سے محبت کرتے ہیں**"

پھر ہم نے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کو دیکھا۔ کہ جب آپ ان کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ تو آپ کھڑے ہو جاتے۔ اور فرماتے۔ کہ:۔

"**میاں تم مجھ کو بہت ہی پیارے ہو**"

اور پھر یہ بھی فرماتے۔ کہ آپ کو تو معلوم نہیں۔ کہ ہم آپ سے اتنی محبت کیوں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر بہت خاص نظر رکھتا ہے۔ بعض دفعہ یہ بھی فرماتے:۔

"**کہ میاں جب قرآن کریم کا سبق پڑھتے ہیں۔ تو بہت سی آیات مجھے حل ہو جاتی ہیں۔ جن باریکیوں کو یہ پہنچ جاتے ہیں۔ میرا واہمہ بھی وہاں تک نہیں پہنچتا**"

پس یہ وہ اسباب ہیں جنکی وجہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہم سب کے پیارے اور محبوب ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کی عمر میں اعمال۔ اور آپ کی آل و اولاد میں برکت پر برکت دے۔ آمین

جشن سلور جوبلی کی مسرّت کا اظہار

(نتیجہ فکر جناب مرزا حیرت صاحب دہلوی نبیرہ حضرت پیر سراج الحق صاحب جمالی نعمانی سرساوی)

خدا کا فضل ہے ان قادیاں کے مرغزاروں میں ترنم ریز سازوں کی الٰہی آبشاروں میں
وفا کی جُوگنوں میں نور عرفاں ہے ستاروں میں عیاں اک رفعت گردوں ہے اپنے خاکساروں میں
فضا میں کیف آگیں ہیں نسیمیں روح پرور ہیں
زمیں ہے آسماں اور غنچے کوکب اور اختر ہیں
دلوں میں جذب ہے اور موج عشرت زاہ سینوں میں بہے جاتے ہیں سالک موج الفت کے سفینوں میں
نظر آتے ہیں عشرت کے خزینے ان دفینوں میں سے ہیں تذکرے الفت کے بانی اب حسینوں میں
مسرت جشن سیمیں کی نیا عالم دکھاتی ہے
چمن کی محفلوں میں عشرتوں سے مسکراتی ہے
مبارک حبذا اصل علیٰ وہ نور عرفانی بشیر الدین محمود احمد اک منظور ربانی
امام مجتہد العصر و لعل صفاہانی وہ ذات پاک و طیب مصحف تفسیر قرآنی
ہُوا ہے منصف پچیس سالہ کارناموں سے
شمار اس نور کا ہونے لگا معجز کلاموں سے
نیا جشن طرب منظور عالم ہے زمانے میں نظر آتی ہے اک عشرت جہاں کے کارخانے میں
نوا سنجان گلشن مدح خواں ہیں آشیانے میں عیاں تصویر یوسفؑ ہے محبت کے فسانے میں
ہُوا ہے آج دور قادیان دار الاماں گویا
جہاں دہقان رضواں نے خوشی کا بیج ہے بویا
زمانے کو تبسم ریزیوں نے نور بخشا ہے شب رنگین محفل کو مقام طور بخشا ہے
یہاں کی شمع محفل کو لباس حور بخشا ہے صفائے حسن ربانی کا اک منشور بخشا ہے
خوشی نے قادیان کو وادیٔ ایمن بنایا ہے
جزاک اللہ ہمنے جشن ظل اللہ پایا ہے
مبارک قادیاں کو یہ دم مطبوع ربانی مبارک جشن سلور جوبلی کا نور عرفانی
مبارک سرزمین قدس کو یہ عیش طولانی مبارک طائروں کو نغمہ ریزی تہنیت خوانی
الٰہی تا ابد این جشن در دار الامان باشد
مدام آں دور محمود از جہاں سال رواں باشد

تحریک جدید کے جہاد کبیر میں جماعت احمدیہ کی بے مثال اور شاندار قربانیاں

(چودھری برکت علی خاں صاحب فنانشل سکرٹری تحریک جدید کی قلم سے)

سلام اور درود

اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان پر جس قدر انسان سجدات شکر بجالائیں۔ وہ کم ہیں۔ اس کے شکریہ میں جس قدر اس کی راہ میں قربانی کرے وہ تھوڑی ہے۔ بے انتہا درود اور سلام ہوں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل و اولاد و اصحاب پر جنکے ذریعہ اسلام جیسا پاک اور راہ ہدیٰ دکھانے والا مذہب اس نے تمام جہانوں کے لئے عطا فرمایا۔ اور بے شمار اور انگنت سلام اور درود ہوں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی آل اور اولاد اور اصحاب پر کہ جن کے وجود باجود کے طفیل اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت قرار دیا۔

جماعت احمدیہ پر دشمن کا حملہ

۱۹۳۴ء کے آخر میں جب دشمن اپنے سارے لاؤ لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہوا۔ جس میں نہ صرف وہ لوگ شامل ہوئے۔ جو احرار کے نام سے موسوم ہیں۔ بلکہ روئے زمین کی تمام قوموں نے چاہا۔ کہ وہ احمدیت کو کچل دیں اور صفحہ دنیا سے اس کا نام مٹا دیں۔ بلکہ اسوقت دنیا کی تمام طاقتیں جمع ہو گئیں۔ کیا احراری۔ کیا پیرزادے۔ اور کیا گدی نشین۔ کیا اخبار نویس کیا اہل حدیث کیا دیوبندی۔ اور اس کے علاوہ منافقین کی وہ جماعت بھی جو اغیار کی جماعتوں کے ساتھ اس طرح لگی رہی ہے۔ جیسے کھیتوں میں چوہے۔ غرض پادریوں۔ شاعروں۔ فلاسفروں اور سیاست دانوں اور ان کے ساتھ عہدیداروں نے بھی حتیٰ کہ ایک حصہ حکومت کا بھی ان کے ساتھ مل گیا۔ اور تمام نے مل کر جب احمدیت پر حملہ کیا تو اس وقت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آپ پر اور آپ کی آل اور اولاد پر بے شمار اللہ تعالیٰ کے افضال اور رحمتیں ہوں اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر جماعت احمدیہ سے اس کی راہ میں قربانیوں کے وہ "انیس مطالبات" فرمائے۔ جو "تحریک جدید" کے نام سے موسوم ہیں۔ اُن مطالبات میں ایک مطالبہ مالی قربانیوں کا بھی ہے۔ مجھے ذیل میں جماعت احمدیہ کی ان شاندار مالی قربانیوں کو دکھانا مقصود ہے۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔ سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کے سامنے مطالبات پیش کرنے سے پہلے تمام جماعتوں سے وہ اقرار لیا۔ جو بلا شرط بیعت کے مفہوم سے ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

ہر شخص کی بیعت بلا شرط ہو

"آپ کو دو باتیں یاد رکھنی چاہیئے:۔

(۱) اوّل یہ کہ ہر شخص جو سلسلہ میں داخل ہے جس نے میرے ذریعے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ آپ کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اُن کے ذریعہ خدا کی بیعت کی۔ وہ اپنی جان۔ مال۔ عزت آبرو۔ اولاد۔ جائداد۔ غرضیکہ ہر چیز خدا و رسول اور اس کے نمائندوں کے لئے قربان کر چکا ہے۔ اور اب کوئی چیز اس کی اپنی نہیں! میں یہ کھول کر بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ جس کے دل میں بیعت کے اس مفہوم کے متعلق ذرہ بھی شبہ ہے۔ وہ اگر منافق کہلانا نہیں چاہتا۔ تو وہ اب بھی بیعت چھوڑ دے جس بیعت میں نفاق ہو۔ وہ کسی فائدہ کا موجب نہیں ہو سکتی۔ بلکہ وہ ایک لعنت ہے جو اس کے گلے میں پڑی ہوئی ہے۔ پس جو شخص یہ سمجھتا ہے۔ کہ اس نے میری بیعت کسی شرط کے ساتھ کی ہوئی ہے۔ اور کوئی چیز اس کی اپنی باقی ہے۔ اور اس کے لئے میری اطاعت مشروط ہے۔ وہ میری بیعت میں نہیں۔ اور میں تمام کے سامنے اور پھر اخباروں میں اس خطبہ کی اشاعت کے بعد اُن لاکھوں لوگوں کو جو دنیا کے گوشہ گوشہ میں رہتے ہیں صاف صاف الفاظ میں یہ کہدینا چاہتا ہوں۔ کہ اگر کسی کے دل میں کوئی استثنےٰ باقی ہے تو میں اسے اپنی بیعت میں نہیں سمجھتا (میرا خدا گواہ ہے۔ اور آپ لوگ بھی سن رہے ہیں۔ آپ بھی گواہ ہیں۔ کہ میں نے یہ بات پہنچا دی ہے۔ کیا پہنچا دی ہے؟ (اس پر چاروں طرف سے آوازیں بلند ہوئیں۔ کہ ہاں پہنچا دی ہے) میرا خدا گواہ ہے۔ اور آپ لوگ مقر ہیں۔ کہ میں نے یہ بات پہنچا دی ہے۔ کہ مشروط بیعت کوئی بیعت نہیں ہے۔ بیعت وہی ہے۔ جس میں ہر چیز قربان کرنے کے لئے انسان تیار ہو۔ پس میرا حکم جو خدا تعالیٰ کے احکام کے ماتحت ہو۔ اور جس کے خلاف کوئی نص موجود نہ ہو۔ اسے ماننا آپ کا فرض ہے۔ سوائے اس کے کہ کوئی مجھے مشورہ دیدے باقی تعمیل میں کوئی تامل نہیں ہو سکتا۔"

موعودہ خلیفہ کی اطاعت نہایت ضروری ہے

(۲) "دوسری چیز یہ ہے۔ کہ قرآن کریم میں جہاں خدا اور رسول اور اس کے نمائندوں کی اطاعت کا حکم ہے۔ اولی الامر کی اطاعت بھی ضروری قرار دی گئی ہے۔ اور ان کی اطاعت بھی ضروری ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متواتر یہ تعلیم دی ہے۔ آپ کی کوئی کتاب نہیں۔ جس میں آپ نے یہ حکم نہ دیا ہو۔ اور میں جس قدم پر لوگوں کو لے جانا چاہتا ہوں۔ وہ ایسا جوش پیدا کرنے والا ہے۔ کہ ممکن ہے۔ کسی کو حکومت کی اطاعت میں بھی کوئی شک پیدا ہو جائے۔ پس اگر کوئی اس سے آگے نکل جائے۔ یا شبہ کرے تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نافرمانی کرنے والا ہوگا۔ اگر ہمیں یہ قدم اٹھانا پڑا۔ تو بالکل ممکن ہے۔ ایک تمہیں تلوار کی دھار پر چلنا پڑے۔ ایک طرف تو میری اطاعت کے متعلق ذرا سی غلطی بیعت سے خارج کرنے والی ہوگی۔ اور دوسری طرف ذرا سا عدوان جو جو حکومت کی اطاعت سے برگشتہ کرے تمہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے منحرف کر دیگا۔ ان دو حدود کے اندر رہتے ہوئے تمہیں ہر ایک قسم کی قربانی کرنی ہوگی اور سلسلہ کے وقار کو قائم کرنے کے لئے ہر ایک جدوجہد کرنی پڑیگی۔"

مخالفت کا زور و شور

"آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارے لئے یہ وقت بہت نازک ہے۔ ہر طرف مخالفت ہو رہی ہے۔ اور اس کا مقابلہ کرتے ہوئے سلسلہ کی عزت اور وقار کو قائم رکھنا آپ لوگوں کا فرض ہے۔ ایک دفعہ ایک پرائیویٹ میٹنگ کے موقعہ پر سردار سر سکندر حیات خاں کے مکان پر چوہدری افضل حق صاحب نے مجھے یہ کہا تھا۔ کہ ہمارا مقصد یہی ہے کہ احمدیہ جماعت کو کچل دیں۔ پس دشمنوں نے ہمیں چیلنج دیا ہے۔ پس جب تک تمہاری رگوں میں خون کا ایک قطرہ بھی باقی ہے۔ تمہارا فرض ہے۔ کہ اس چیلنج کو منظور کرتے ہوئے اس گروہ کے زور کو جو یہ دھمکیاں دے رہا ہے۔ توڑ کر رکھ دو۔ اور دنیا کو بتا دو۔ کہ تم پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کر سکتے ہو سمندروں کو خشک کر سکتے ہو۔ اور جو بھی تمہارے تباہ کرنے کے لئے اُٹھے۔ وہ خواہ کس قدر طاقتور حریف کیوں نہ ہو۔ اسے خدا تعالیٰ کے فضل سے اور جائز ذرائع سے تم مٹا سکتے ہو۔ کیونکہ تمہارے مٹانے کی خواہش کرنے والا درحقیقت خدا تعالیٰ کے دین کو مٹانے کی خواہش کرتا ہے (اس پر زور سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے گئے۔ حضور نے فرمایا۔ کہ خطبہ میں ایسے نعرے لگانا جائز نہیں۔) اس چیلنج کو ہم نے قبول کرنا ہے۔ میں نے شروع میں اس چیلنج کو نظر انداز کر دیا تھا۔ اور اسے ایک احمقانہ چیلنج سمجھا تھا۔ مگر ان کے اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ پھر قادیان آکر بھی انہوں نے اس چیلنج کو دوہرایا ہے۔ ان کے جلسہ میں کہا گیا۔ کہ ساٹھ ہزار فرزندان توحید سے ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر اس طرف ڈی۔ اے۔ وی سکول اور اس طرف منارۃ المسیح سے ٹکرا رہا تھا۔ اس بیان میں جو صداقت ہے۔ اسے وہ بھی خوب جانتے ہیں۔ ہم بھی۔ اور پولیس بھی اچھی طرح جانتی ہے۔ اور یہ سمندر جو منارۃ المسیح کو ٹکرا رہا تھا۔ تو راستہ میں جو ہندوؤں کا محلہ پڑتا تھا وہ تباہ ہو جانا چاہیئے تھا۔ اور ان کی طرف سے ان پر نالشیں ہو جانی چاہیئے تھیں۔ لیکن ان لوگوں کو مبالغہ آرائی اور جھوٹ سے کام ہے"

تحریک جدید کے چار مالی مطالبات

اس کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال اوّل میں جماعت احمدیہ سے ساڑھے ستائیس ہزار روپیہ کا مطالبہ فرمایا۔ جس کی تفصیل یہ ہے:۔

(۱) "گندہ لٹریچر جو ہمارے خلاف شایع ہو رہا ہے۔ اس کا جواب دیا جائے۔ یا اپنا نقطہ نگاہ احسن طور پر لوگوں تک پہنچایا جائے۔ اور وہ روکیں جو ہماری ترقی کی راہ میں ہیں وہ دور کی جائیں۔ اس کے لئے پندرہ ہزار روپے کی ضرورت ہے۔

(۲) دوسرا مطالبہ یہ تھا۔ کہ بیرون ہند میں احمدیت کا نام پہنچایا جائے۔ کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر مکہ میں تمہارے خلاف جوش ہے۔ تو کیوں باہر نکل کر دوسرے ملکوں میں نہیں پھیل جاتے۔ اگر باہر نکلو گے۔ تو اللہ تعالیٰ تمہاری ترقی کے راستے کھول دے گا۔ اس وقت ہم دیکھتے ہیں۔ کہ حکومت میں بھی ایک حصہ ایسا ہے۔ جو ہمیں کچلنا چاہتا ہے۔ اور رعایا میں بھی۔ کیا معلوم ہماری مدنی زندگی کی ابتدا ء کہاں سے ہوتی ہے۔ کہ دو دو آدمی تین نئے ملکوں میں بھیجے جائیں۔ اُن میں سے ایک ایک انگریزی دان ہو۔ اور ایک ایک عربی دان ہو۔ یہ سب کچھ کچھ عرصہ خرچ کا لیکر حسب ہدایات کام کریں۔ مثلاً صرف کرایہ لے لیں۔ آگے خرچ کچھ نہ مانگیں۔ یا کرایہ خود خرچ کریں اور خرچ سات ماہ کا ہم سے لے لیں۔ اس تحریک کے لئے میں اندازہ دس ہزار روپے

لگایا ہے۔

(۳) مطالبہ یہ ہے۔ تبلیغ کی ایک سکیم میرے ذہن میں ہے۔ جس پر سو روپیہ ماہوار خرچ ہوگا۔

(۴) مطالبہ یہ کہ تبلیغ کا میدان تجویز کرنے کے لئے سروے کرائی جائے۔ اس پر تنخواہوں اور سائیکلوں وغیرہ کی مرمت کا خرچ سو روپیہ ماہوار ہوگا۔ اور اس طرح کل رقم جس کا مطالبہ ہے ساڑھے ستائیس ہزار بنتی ہے۔"

سال اوّل میں شاندار قربانی

احمدیہ جماعت نے اپنے متاع اور امام کے حضور اس کا جواب جس شان اور اخلاص کے ساتھ دیا ہے وہ رہتی دنیا تک تاریخ عالم میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ چنانچہ احمدیہ جماعت نے ۳۰ جنوری ۱۹۳۵ء تک ساڑھے ستائیس ہزار نہیں بلکہ ایک لاکھ ستر ہزار جو مطالبہ سے چار گنا ہے وعدوں کی صورت میں پیش کیا۔ اور ساڑھے ستائیس ہزار روپیہ کا مطالبہ تو نقدی کی صورت میں پندرہ جنوری تک صرف ڈیڑھ ماہ کے عرصہ کے اندر پیش کر دیا۔ بلکہ ۱۵۔جنوری کو ۲۹۷۱۲/۴/- روپے کی رقم جو ساڑھے ستائیس ہزار کے مطالبے سے زائد تھی نقد خزانہ میں داخل ہو گئی تھی۔ اور وعدے کی رقم ایک لاکھ سات ہزار تھی۔ اس میں سے ایک لاکھ تین ہزار نقد داخل کیا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ سال اوّل میں وعدہ کرنے والے احباب کی تعداد ۵۵۰۰ ہے۔ بقیہ رقم میں وہ لوگ ہیں جو فوت ہو چکے ہیں۔ اور جو معافی لے چکے۔

سال دوم کی قربانی میں حقیقی ایمان کا اضافہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوسرے سال کی تحریک میں فرمایا:۔

"میں دوستوں سے خواہش کرتا ہوں۔ کہ وہ مالی قربانی میں پچھلے سال سے زیادہ حصہ لیں۔ میرے نزدیک کئی دوستوں نے تین سو روپیہ آخری حد سمجھا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔ کہ میرے نزدیک آسودہ حال وہ لوگ ہیں۔ جو ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار کی آمد رکھتے ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ تحریک جدید میں کم از کم تین سو روپیہ کا حصہ لیں۔ (فنانشل سیکرٹری) حالانکہ توفیق والوں کے لئے یہ نیچے کی حد تھی۔ یہ اوپر کی نہ تھی۔ مگر بعض نے بہت بڑی قربانیوں کا ثبوت بھی دیا ہے۔ چنانچہ ایک دوست نے اپنی آمد کا حصہ علاوہ دوسرے چندوں کے اس تحریک میں دیا۔ اور کل رقم ۴۷۶۴/- روپیہ گذشتہ سال میں ادا کی۔ یہ اعلیٰ درجہ کا اخلاص ہے ان کے ہاں اولاد نہیں۔ ان کا نام لئے بغیر میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ دوست ان کے لئے ضرور دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اولاد عطا کرے۔ جو نیک اور خادم دین ہو۔ میں دوبارہ اعلان کرتے ہوئے میں اس امید کا اظہار کرتا ہوں۔ کہ وہ دوست پہلے سے اس سال میں زیادہ حصہ لیں گے۔ اور حقیقی قربانی کا ثبوت دیں گے۔

تاکہ ایمان کی قیمت میں اضافہ کا ثبوت مل سکے"

تحریک جدید کے اس سال کے جہاد کبیر میں جماعت احمدیہ نے جو عملاً لبیک کہا۔ وہ یہ ہے۔ کہ سال دوم کے وعدوں کی میزان ایک لاکھ سترہ ہزار (۱۱۷۰۰۰) تھی۔ اور اس کی وصولی ایک لاکھ دس ہزار روپیہ ہے۔ اس سال میں ۴۴۷۹ احباب نے حصہ لیا۔

تیسرے سال کی بے مثال قربانی

تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں موعود خلیفہ کی آواز پر اشاعت اسلام و اشاعت احمدیت کیلئے اپنے مالوں کو قربان کرنے کے لئے تیسرا سال گذشتہ دو سالوں سے بے مثال اور لانظیر ہے۔ اس کا مطالبہ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

"ہماری جماعت کے فرد جس نے اخلاص اور تقویٰ کے ساتھ احمدیت کو قبول کیا ہو۔ اپنے نفس میں تجربہ کیا ہوگا۔ کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس پر خاص فضل نازل فرمایا۔ اور روحانیت کی بعض کھڑکیاں اس کیلئے کھول دیں۔ تمام احمدیوں کو یاد رکھنا چاہیئے اور پہلی حالت ان کی وہ نمونہ تھی۔ جو خدا تعالیٰ نے اس لئے ان کے سامنے پیش کیا تا انہیں روحانی عالم کی قیمت معلوم ہو جائے۔ اور اس کی لذت سے آشنا ہو جائیں۔ اب اگر وہ چاہتے ہیں۔ کہ مزا قائم رہے۔ اور لذت بڑھے۔ اور جس چیز کی لذت سے اسکی زبان آشنا ہوئی تھی۔ اس سے اُن کا معدہ بھی پُر ہو جائے۔ اور وہاں سے خون صالح پیدا ہو کر ان کے دماغ اور اُن کے دل اور ان کے تمام جوارح کو طاقت بخشے۔ تو اس کے لئے انہیں وہی قیمت ادا کرنی ہوگی۔ جو ان سے پہلے لوگوں نے ادا کی۔ اس کے بغیر کوئی راہ ان کے لئے کھلی نہیں"

قربانی ہی ایک راہ ہے جس سے لوگ اپنے خدا تک پہنچتے ہیں

"اور موت ہی وہ راستہ ہے۔ جو ہمیں اپنے محبوب تک پہنچاتا ہے۔ پس اس موت کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور ان اعمال کو اختیار کرو۔ جو انسان کو موت کے لئے تیار کرتے ہیں۔ ہر کام کے کمال کے لئے ابتدائی مشق کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح کامل قربانی کے لئے نسبتاً چھوٹی قربانیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ تحریک جدید کے پہلے دور نے ان چھوٹی قربانیوں کی طرف جماعت کو بلایا ہے۔ اور وہ جو ان چھوٹی قربانیوں پر عمل کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔ خدا تعالیٰ انہیں بڑی قربانیوں کے لئے توفیق عطا فرمائے گا"

پس خدا کی محبت پیدا کرو۔ اور محبت کا جو لازمی نتیجہ ہے۔ یعنی قربانی اس کے آثار دکھاؤ۔ تو تمہارے لئے بھی خدا کے فضل اسی طرح ظاہر ہوں گے۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے لئے ظاہر ہوئے تھے"

اپنی ہمتیں مضبوط کرلو اور ارادہ کی کمر کس لو

"دنیا میں ایک طوفان بپا ہے۔ لوگ خدا کو بھول گئے ہیں۔ محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہو گئی۔ وہ چمکتا ہوا ستارہ جسے خدا نے دنیا کی ہدایت کے لئے پیدا کیا۔ لوگوں کی آنکھوں میں نور پیدا کرنے کی بجائے سردست تو حاسدوں کے دلوں میں ایک انگارہ بنکر جل رہا ہے۔ یعنی خدا کا مسیح دنیا کی تضحیک اور اس کے تمسخر کا مرکز بنا ہوا ہے۔ ایک بہت بڑا کام ہے۔ جو ہمارے سامنے ہے۔ نئی دنیا کی تعمیر ایک نئے آسمان اور زمین کی بنیاد۔ پس اپنی ہمتیں مضبوط کر لو۔ اور ارادہ کی کمر کس لو۔ اور اپنے ارد گرد کے منافقوں کی طرف نگاہ مت ڈالو۔ کہ مومن منافق کو کھینچتا ہے۔ نہ کہ منافق مومن کو"

مومن کا قدم پیچھے نہیں پڑتا

"جس دل میں ایمان ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اگر اسے آگ میں بھی ڈال دیا جائے۔ تو وہ اپنی جگہ سے نہیں ہٹتا۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ یہ ادنیٰ درجہ کا ایمان ہے۔ پس میں آج اجمالی طور پر تحریک جدید کے تمام مطالبات کی طرف جماعت کو پھر بلاتا ہوں اور امید کرتا ہوں۔ کہ اس سے پہلے درجہ کی آخری جماعت میں ہمارے دوست ایسے اعلیٰ نمبروں پر پاس ہوں گے۔ کہ خدا کے فضل ان پر بارش کی طرح نازل ہونے لگیں گے۔ اور دشمنوں کے دل مایوسی سے پُر ہو جائیں گے۔ اور منافقوں کے گھروں میں صف ماتم بچھ جائیگی پس میں اس امر کا اعلان کرتا ہوں۔ کہ یکم دسمبر سے تحریک جدید کے سال سوم کا زمانہ شروع ہو جائے گا۔ میں امید رکھتا ہوں۔ کہ جہاں تک ان سے ہو سکے وہ پہلے سال سے بڑھ کر اس میں حصہ لینے کی کوشش کرینگے۔ کیونکہ مومن کا قدم پیچھے نہیں ہٹتا۔ بلکہ اسے جتنی قربانی کرنی پڑتی ہے۔ اتنا ہی وہ اخلاص میں آگے بڑھ جاتی ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ مخلصین جماعت جلد سے جلد اس سال کی تحریک کو اس قدر زیادہ کامیاب ثابت کرینگے۔ کہ اس سے پہلے اس سلسلہ میں اس کی مثال نہ پائی جاتی ہو"

جیسا کہ اوپر دکھایا گیا ہے۔ جماعت احمدیہ نے اپنے موعودہ خلیفہ کی آواز پر سال اول اور دوم کو حرف بحرف پورا کیا ہے۔ سال سوم کی مالی قربانی میں اخلاص کا وہ نمونہ دکھایا۔ جو اب تک بے مثال اور بے نظیر ہے۔ چنانچہ تیسرے سال کی مالی قربانی میں حضور نے جہاں یہ فرمایا تھا:۔

"اس سال کو اس قدر زیادہ کامیاب ثابت کیا جائے۔ کہ اس سے پہلے سلسلہ میں اس کی مثال نہ پائی جاتی ہو"

تحریک جدید کی قربانیوں کا یہ سال جس قدر زیادہ نمایاں اور زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اسی قدر اس سال جماعت کے مخلصین نے غیر معمولی طور پر اسے کامیاب کیا ہے۔ حضور کی اس خواہش اور امید کو پورا کرنے میں مخلصین جماعت نے یقیناً ایسے اخلاص اور محبت کا ثبوت دیا۔ جو دشمنوں کو مایوس کرنے والا اور منافقوں کے گھروں میں صفِ ماتم بچھانے والا ہے۔ چنانچہ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دشمن کا زور شور سنکر فرمایا تھا۔ ع

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہو گئے ہم یار نہاں میں

"تمام مخالفوں اور اُن کے ہمنواؤں کو حضرت نوح علیہ السلام کے الفاظ میں ہی یہ کہتا ہوں۔ تم سارے مل جاؤ۔ اور اپنی تمام تدابیر احمدیت کو کچلنے کے لئے کرو۔ اور قادیان کے اُن منافقوں کو بھی اپنے ساتھ ملا لو۔ جو کھلم کھلا تمہاری تائید کر رہے ہیں اور ان منافقوں کو شامل کر لو۔ جو نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے اور جماعت کے دیگر کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔ مگر اپنی پرائیویٹ مجلسوں میں سلسلہ کے نظام پر ہنسی اڑاتے اور تحقیر و تذلیل کرتے ہیں۔ تم سارے مل جاؤ اور رات دن منصوبے کرو۔ اور اپنے منصوبوں کو کمال تک پہنچا دو۔ اور اپنی ساری طاقتیں جمع کر کے مٹانے کے لئے مل جاؤ۔ یاد رکھو تم سب کے سب ذلیل ہو کر مٹی میں مل جاؤ گے۔ تباہ اور برباد ہو جاؤ گے۔ خدا مجھے اور میری جماعت کو فتح دیگا۔ کیونکہ خدا نے مجھے جس راستہ میں کھڑا کیا ہے۔ وہ فتح کا راستہ ہے۔ جو تعلیم مجھے دی ہے۔ وہ کامیابی تک پہنچانے والی ہے۔ اور جن ذرائع کے اختیار کرنے کی توفیق دی ہے وہ کامیاب اور بامراد کرنے والے ہیں۔ اس کے مقابل زمین ہمارے دشمنوں کے پاؤں سے نکل رہی ہے۔ اور میں ان کی شکست کو اُن کے قریب آتے دیکھ رہا ہوں۔ وہ جتنے زیادہ منصوبے کرتے اور اپنی کامیابی کے لئے نعرہ لگاتے ہیں۔ اتنی ہی زیادہ مجھے ان کی موت دکھائی دیتی ہے"

حضور کا یہ ارشاد جون ۱۹۳۵ء کا ہے۔ آج اللہ تعالیٰ نے دشمن اسلام اور احمدیت کو جو شکست فاش دی ہے۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اور آپ کی جماعت کو جو تین اور کھلی کھلی فتح عطا فرمائی ہے۔ وہ دنیا کا ہر ایک انسان دیکھ رہا ہے۔ چنانچہ مالی قربانیوں میں سال سوم کی بے مثال قربانی وہ ہے۔ کہ جس میں جماعت نے اپنے موعود خلیفہ کے حضور ایک لاکھ پینتالیس ہزار (۱۴۵۰۰۰) کا وعدہ پیش کیا۔ اور اس میں سے ایک لاکھ چالیس ہزار نقد حضور کے قدموں میں رکھا۔ یہ وہ رقم ہے۔ جو چندہ عام حصہ آمد و چندہ جلسہ سالانہ اور صدقات و زکوٰۃ کے تمام چندوں سے ماسوا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ سال سوم میں ۵۵۲۴ احباب نے قربانی کی ہے۔

دوسرے دور کو سات سال تک ممتد کرنے کی حقیقی وجہ

تحریک جدید کا سال اوّل و دوم اور سوم یہ دَور اوّل کہلاتا ہے۔ اور اس دَور میں جیسا کہ اوپر دکھایا

گیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ سے مطالبہ فرمایا تھا۔ کہ ہر سال پہلے سال سے زیادہ قربانی کی جائے۔ تا ایمان کی قیمت میں اضافہ کا ثبوت مل سکے۔ حضور نے فرمایا۔ کہ جس نے جو رقم سال اوّل میں دی ہے۔ اس سے زیادہ سال دوم میں دے اور سال دوم میں جو قربانی کی ہے۔ اس سے زیادہ قربانی سال سوم میں کرے۔ یہ تحریک جدید کا پہلا دَور کہلاتا ہے اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے دوسرے دَور کا اعلان فرمایا۔ جس کو سات سال تک حضور نے ممتد فرمایا۔ چنانچہ فرمایا:۔

"یہ امر اچھی طرح یاد رکھو قربانی وہی ہے جو مدت تک کی جاتی ہے۔ پس جو آخر تک ثابت قدم رہتا ہے۔ وہی ثواب بھی پاتا ہے اگر کوئی کہے۔ کہ نئے دَور کو سات سال تک کیوں محدود رکھا۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ قربانیاں کئی رنگ میں کرنی پڑتی ہیں۔ موجودہ مالی سکیم کو میں نے سات سال کے لئے ...... مقرر کیا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ بعض پیشگوئیوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۱۹۴۴ء تک زمانہ ایسا ہے۔ جس تک سلسلہ احمدیہ میں بعض مالی مشکلات جاری رہیں گی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایسے حالات پیدا کر دے گا۔ کہ بعض قسم کے ابتلاء دُور ہو جائیں گے۔ اور اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے نشانات ظاہر ہوں جائینگے کہ جن کے نتیجہ میں بعض مقامات کی تبلیغی روکیں دُور ہو جائیں گی۔ اور سلسلہ احمدیہ ترقی کرنے لگ جائے گا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی:۔

دعاؤں میں شامل ہونے کا گُر

"پس میں نے چاہا۔ کہ اس پیشگوئی کی جو آخری حد ۱۹۴۴ء ہے۔ اس وقت تک تحریک جدید کو میں چلائے جاؤں۔ تا آئندہ آنے والے مشکلات میں اسے ثبات حاصل ہو۔ پس اس تحریک کے سال چہارم میں فرمایا۔ کہ جو شخص تکلیف اٹھا کر اس خدمت میں حصہ لے گا۔ میں اس کو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ دعا کر چکے ہیں کہ اے خدا وہ شخص جو میرے دین کی خدمت میں حصہ لے۔ تو اس پر اپنے فضلوں کی بارش نازل فرما۔ اور آفات اور مصائب سے اسے محفوظ رکھ۔ پس وہ شخص جو اس تحریک میں حصہ لے گا۔ اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے بھی حصہ ملے گا۔ اور پھر وہ میری دعاؤں میں بھی حصہ دار ہو جائیگا۔ پس ثواب کا یہ موقعہ ہے۔ اس سے فائدہ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرو۔ اس موقعہ کو غنیمت سمجھو۔ اور اپنے مالوں کو خدا کی راہ میں قربان کر دو۔"

سال چہارم میں قربانی کرنیکا اصول

اس سال میں بعض دوستوں کو یہ خیال تھا۔ کہ پہلے سالوں سے زیادہ قربانی کا مطالبہ کیا کیا جائے گا۔ مگر ان کی توقع کے خلاف حضور نے مطالبہ کم کر دیا۔ مگر اس کی میعاد بجائے تین سال کے دس سال کر دی۔ یعنی تین سال جو گذر چکے ہیں۔ اور سات سال وہ جو آئندہ آنے والے ہیں۔

تحریک جدید سال چہارم کی مالی قربانی کے متعلق حضور نے فرمایا:۔

"تم کم سے کم اس قدر قربانی کرو۔ جو تم نے پہلے سال کی تھی۔ اور انہی اصولوں پر جو میں نے پہلے سال بتائے تھے۔ یعنی دو دو چار چار روپیہ نہیں۔ بلکہ پانچ روپیہ کم از کم اس تحریک میں دیئے جائیں۔ پھر دس پھر بیس پھر تیس پھر ساٹھ پھر سو پھر دو سو پھر تین سو۔ اور جو اس سے زیادہ دے سکتا ہے۔ وہ اس سے بھی زیادہ۔ پس اس سال کے لئے میری تحریک یہی ہے۔ کہ جتنا کسی شخص نے اس تین سالہ دَور کے پہلے سال دیا تھا۔ اتنا چندہ اس سال دے۔ پھر میری سکیم یہ ہے۔ ہر سال اس چندہ میں کمی کرتے چلے جائیں گے۔ یعنی جس نے سال چہارم میں سو چندہ دیا ہے۔ اس سے اگلے سال نوّے روپیہ چندہ لیا جاوے گا۔ اور پھر اس سے اگلے سال اسی اور پھر تیسرے سال ستر۔ اور چوتھے سال ساٹھ۔ اور پھر پانچویں سال پچاس فیصدی چندہ۔ باقی دو سال میں مسلسل چلتا چلا جائے گا۔ اور ساتویں سال کے بعد چندے کے اس طریق کو ختم کر دیا جائیگا۔"

چنانچہ سال چہارم کی قربانی میں جماعت سے کم از کم پہلے سال کے برابر مطالبہ تھا۔ اس مطالبہ کو جماعت نے نہ صرف پورا کیا۔ بلکہ سال اوّل کے وعدے سے بھی بڑھ کر وعدہ کیا۔ اور اس کی ادائیگی کی۔

سال چہارم کی بے نظیر قربانی

چنانچہ سال اوّل میں ایک لاکھ سات ہزار کا وعدہ تھا۔ اور سال چہارم میں ایک لاکھ پچیس ہزار کا وعدہ ہوا۔ جو سال اوّل کے وعدے سے ساڑھے سترہ فیصدی اضافے کے ساتھ ہے۔ حالانکہ اس سال حضور نے مطالبہ کم بھی کر دیا تھا۔ مگر باوجود اسکے مخلصین جماعت نے مطالبے سے بڑھ چڑھ کر دیا۔ جو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی وابستگی اور اخلاص کا بیّن ثبوت ہے۔ جو جماعت کو اپنے موعود خلیفہ سے ہے۔

تحریک جدید سال چہارم میں ایک لاکھ پچیس ہزار (۱۲۵۰۰۰) کے وعدے کے مقابلہ میں اگلی وصولی ایک لاکھ تیرہ ہزار ہے۔ اس سال تحریک میں حصہ لینے والے ۲۲۴۵ افراد ہیں۔ جن کا حساب نام بنام موجود ہے۔

تحریک جدید کی اعلیٰ درجہ کی اہمیت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۹۳۴ء سے سال چہارم تک تحریک جدید کی اہمیت کا اظہار فرماتے رہے ہیں۔ حتیٰ کہ بہت سی خوابیں اور رؤیا اور کشوف اس سکیم کے متعلق اللہ تعالیٰ نے احباب کو دکھلائے ہیں۔ جن کا اظہار اس مضمون میں نہیں کیا جا سکتا۔ مگر حضور کے ذیل کے ارشاد پر اکتفا کی جاتی ہے۔ فرمایا:۔

رحمت کا دروازہ

"ایک مدت سے میری خواہش تھی۔ کہ جماعت کو اس روش پر چلاؤں جو صحابہ کی تھی۔ اور ان کو سادہ زندگی کی عادت ڈالوں۔ مغربی تمدن کے اثرات اور ایشیائی تمدن کے گندے اثرات سے بھی اُن کو علیحدہ رکھوں۔ کبھی میں یہ سکیم بناتا تھا۔ کہ ایک بورڈنگ بناؤں۔ کبھی انصار اللہ قائم کرنے کی تجویز کرتا تھا۔ مگر ان میں سے کوئی تجویز دل کو نہ لگتی تھی۔ تب اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایسا دھکا لگایا۔ کہ میں نے سمجھا۔ کہ اس میں جو کچھ کہوں گا۔ سب مان لیں گے۔ پس اس مخالفت نے ہمیں یہ کتنا بڑا فائدہ پہنچایا ہے۔ کہ مغربی اثرات بلکہ شرقی اثرات سے بھی جو مسلمانوں کی کمزوری کے زمانہ میں پیدا ہو گئے تھے۔ ہمیں بچا لیا۔ ہماری جماعت کے ستانوے۔ اٹھانویں فیصدی لوگ ایسے ہیں۔ کہ انہوں نے اپنی طرز زندگی کو بدل کر سادہ غذا اور سادہ لباس اور سادہ زندگی اختیار کر لی ہے۔ اگرچہ یہ بھی ابتدائی قدم ہے۔ مگر دھکے کونسے ختم ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک راستہ بتا دیا ہے۔ میں تو جب ماضی پر غور کرتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ رحمت کا دروازہ ہمارے لئے ایک ایسا کھولا گیا ہے۔ جس کا ہم شکریہ ادا نہیں کر سکتے۔ ہم میں جو امیر غریب کا امتیاز تھا۔ بعض لوگ کئی کئی کھانوں کے عادی تھے عورتوں میں زیورات۔ لیس۔ فیتے گوٹہ کناری کا رواج تھا۔ اسے دُور کرنے میں کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ میں سوچتا تھا۔ ایک کو روکا جائے تو دوسرا کرے گا۔ اور دوسرے کو منع کیا جائے تو تیسرا کرے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ایک راستہ کھول دیا۔ کہ سب کو بچا لیا۔"

۱۷ اکتوبر کی رات کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے دن بنا دیا

قریباً سات ماہ سے کچھ زیادہ عرصہ ہوا۔ کہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۴ء کی رات کو ایک مجسٹریٹ میرے پاس آیا۔ اور ایک پروانہ لایا۔ کہ احراری یہاں جلسہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس موقعہ پر آپ باہر سے کچھ آدمی بلانا چاہتے ہیں۔ حکومت اپنے اختیارات کی رُو سے حکم دیتی ہے کہ اس حکمنامہ کو منسوخ کرو اور اس موقعہ پر باہر سے کسی کو نہ بلاؤ۔ نہ کسی کو دعوت کرو۔ نہ اپنے گھروں پر کسی کو ٹھیراؤ۔ یہ نا پسند۔ سراسر ناواجب اور خلاف قانون حکم ایسے موقعہ پر دیا گیا۔ جب کہ اس کی ضرورت نہ تھی۔ اور ایسے دیا گیا۔ جس نے کوئی خط نہ لکھا تھا۔ اور ایسی حالت میں دیا گیا۔ کہ حکومت کے منشا کو پورا کرنے کے لئے جس نے یہ حکم دیا تھا وہ خود ہی اسے منسوخ کر چکا تھا اور ایسے ہاتھوں میں سے ہو کر آیا۔ جنہیں معلوم تھا۔ کہ دعوت نامہ منسوخ ہو چکا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ بات کھول دی کہ کسی انسان پر اعتماد نہیں کرنا چاہیئے۔ اور کہ جن کی جانیں بچانے کے لئے ہم اپنی جانیں پچاس سال تک قربان کرتے رہے۔ جن کی عزتیں بچانے کے لئے ہم پچاس سال تک اپنی عزتیں قربان کرتے رہے۔ ان پر بھی ہمارا اعتماد کرنا سخت غلطی ہے۔ لوگ روشنی میں دیکھتے ہیں۔ مگر مجھے خدا تعالیٰ نے ۱۷ اکتوبر کی رات کو یہ حقیقت دکھا دی۔ اللہ تعالیٰ نے اس رات کو ہمارے لئے نور بنا دیا۔ اور ہمارے لئے وہ راستہ کھول دیا۔ جو ترقی اور کامیابی کا راستہ ہے۔ یہ نوٹس ایک انتشار رواز تھا۔ ان کارروائیوں کا جو اندرون پردہ ہو رہی تھیں۔ وہ ایک قدم تھا۔ جس نے ایک لمبی کارروائی کو ظاہر کر دیا۔ میں نے اس کا وہی جواب دیا۔ جو ایک شریف مومن کا حق ہے۔ میں نے اس پر اظہار نفرت کرتے ہوئے مذہبی حکم کے ماتحت فرماں برداری کا یقین دلایا۔ پھر فرمایا:۔

تحریک جدید میں لفظ میرے ہیں مگر حکم اس کا ہے

"میں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اسی کا ہے۔ اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں۔ لفظ میرے ہیں۔ مگر حکم اسی کا ہے یہ مت خیال کرو۔ کہ تحریک جدید میری طرف سے ہے۔ بلکہ اس کا ایک ایک لفظ میں قرآن کریم سے ثابت کر سکتا ہوں۔ اور ایک ایک حکم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں دکھا سکتا ہوں۔ مگر سوچنے والے دماغ اور ایمان لانے والے دل کی ضرورت ہے۔ پس یہ مت خیال کرو۔ کہ میں نے جو کچھ کہا۔ وہ میری طرف سے ہے۔ بلکہ یہ اس نے کہا ہے۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ وہ چھوڑے گا نہیں۔ جب تک تم سے اس کی پابندی نہ کرالے۔ یہ پہلا قدم ہے۔ یہ سب باتیں قرآن مجید میں موجود ہیں۔ اور جب تم پہلی بار ان پر عمل کرو گے۔ تو پھر اور بتائی جائیں گی۔ لیکن جبتک ان پر عمل نہ کرو اور کس طرح بتائی جا سکتی ہیں۔

آخر میں میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ سستیوں کو چھوڑ دو غفلتوں کو دُور کرو۔ اپنے اندر بیداری پیدا کرو۔ ہر تحریک میں حصہ لو۔ مگر طاقت کا اندازہ وہ نہ کرے۔ جو منافق کرتا ہے۔ بلکہ وہ کرو جو مومن کرتا ہے۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک کشف

تحریک جدید سال پنجم کی مالی قربانیوں کا مطالبہ کرتے ہوئے حضور نے تحریک جدید کی اہمیت کی اور بھی وضاحت فرما دی۔ اس کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ کشف بیان فرمایا۔ جو اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ۱۸۹۱ء میں دکھایا تھا۔ جو یہ ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

۱۸۹۱ء کی ایک پیشگوئی

"ایک دفعہ میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ دو شخص ایک مکان میں بیٹھے ہیں۔ ایک زمین پر اور ایک چھت کے قریب۔ پہلے میں نے اس شخص کو جو زمین پر تھا مخاطب کر کے کہا۔ کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ اور وہ چپ رہا۔

پھر انہوں نے اس دوسرے کی طرف رخ کیا۔ جو چھت کے قریب آسمان کی طرف تھا۔ میں نے اسے بھی کہا۔ کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ اس نے کہا ایک لاکھ نہیں ملے گی۔ مگر پانچ ہزار سپاہی دیا جائیگا۔ اس کا جواب سنکر میں نے اپنے دل میں کہا۔ کہ پانچہزار سپاہی اگرچہ تھوڑے ہیں۔ لیکن اگر خدا چاہے۔ تو تھوڑے بہتوں پر غلبہ پا سکتے ہیں۔ اور میں نے کشفی حالت میں یہ آیت پڑھی۔ کَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللهِ"

یہ وہ پیشگوئی ہے۔ جو آج سینتالیس سال کے بعد تحریک جدید کی قربانیاں کرنے والوں کے ذریعہ پوری ہو رہی ہے۔ اس سے یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے۔ اور مومنوں کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوتی ہے وہاں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک جدید کی آواز جو خدا کی آواز" ہے۔ کی اہمیت بھی واضح ہو جاتی ہے۔ پس جو لوگ اس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں۔ وہ وہ سپاہی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آج سے سینتالیس سالہ قبل کی پیشگوئی کے پورا کرنے والے ہیں۔ پس تحریک جدید میں حصہ لینے والے جس قدر سجدات شکر بجا لائیں کم ہیں۔ اور جس قدر وہ اللہ تعالےٰ کے فضلوں پر فخر کریں بجا ہے"

انہی کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین فرماتے ہیں

تحریک جدید کی اعلیٰ شان اور اسکی اہمیت کی مزید وضاحت

— : اور : —

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

— : کی : —

پانچہزار سپاہیوں والی پیشگوئی کا پورا ہونا

(۱) یہ کام ایسا شاندار ہے۔ کہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ جو لوگ اس تحریک کو کامیاب بنانے میں مدد دینگے ان کا نام اللہ تعالےٰ خاص لوگوں میں لکھے گا۔ پس اس کے لئے جتنی قربانیاں کی جائیں تھوڑی ہیں اور جس قدر ثواب کی امید رکھی جائے۔ وہ بھی تھوڑی ہے۔

(۲) میں سمجھتا ہوں۔ کہ درحقیقت انہی لوگوں کے متعلق یہ کشف ہے۔ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ کشف جو پانچ ہزار سپاہیوں والی پیشگوئی کا ہے۔ جو اوپر درج ہو چکا ہے۔ اسکی طرف یہ اشارہ ہے۔ فنانشل سیکرٹری) اور حقیقت یہ ہے۔ کہ کئی سال سے میرا خیال ہے۔ کہ یہ وہ فوج ہے۔ کہ جس کے ملنے کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خبر دی گئی تھی۔ اور فوج کے ذریعہ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ اسلام کی فتح کیلئے ایک مستقل اور پائیدار بنیاد قائم کرے۔ اور یہ فوج ایک ایسا نشان چھوڑ جائے۔ جس کے ذریعہ ہمیشہ دنیا میں اسلام کی تبلیغ ہوتی رہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تحریک ایسے ثمرات پیدا کرنے والی ہے۔ نسلیں اس سے برکت پائیں گی۔ پس اس میں حصہ لینا گویا اپنی نسلوں کے لئے برکت کی بنیاد رکھنا ہے۔

بعض نیکیاں ایسی ہوتی ہیں۔ جن کا ہمیشہ موقعہ ملتا رہتا ہے۔ لیکن بعض نیکیوں کا موقعہ صدیوں میں ملتا ہے۔ اور جو اس سے محروم رہ جاتے ہیں۔ وہ ندامت کا شکار ہوتے ہیں۔ مگر ندامت فائدہ نہیں دیتی۔ پھر کیوں نہ انسان ندامت کے وقت سے پہلے ہی اپنے لئے زادِ راہ مقرر کرے۔ لوگ اولاد کے لئے تڑپتے ہیں۔ کہ شاید ان سے نیک نام باقی رہے۔ مگر اولاد کی نیکی کا ذمہ وار کون ہو سکتا ہے۔ لیکن تحریک جدید کا حصہ نیک نام قائم رکھنے کی بفضل خدا ضمانت ہے۔ اور کیا تعجب کہ جو اس ذریعہ سے اپنی نیکی کو قائم رکھنے کی کوشش کرے۔ خدا تعالےٰ اس کی اولاد کو بھی نیکی کا قائم کرنے والا بنا دے۔

میں سمجھتا ہوں۔ کہ تحریک جدید کا کام ان مستقل تحریکات میں سے ہے۔ جن میں حصہ لینے والے اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے اس طرح مستحق ہوں گے۔ جس طرح بدر کی جنگ میں شامل ہونے والے صحابہ اللہ تعالےٰ کے خاص فضلوں کے مورد ہوئے۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہماری جماعت کے دوستوں کے دلوں کو کھولے تا وہ اس پانچ ہزار سپاہیوں کی شمولیت کا فخر حاصل کر سکیں۔ جس کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ... اپنے کشف کے ذریعہ دے چکے ہیں۔

ہمارا یہ بھی فرض ہے۔ کہ ان پانچہزار سپاہیوں کی کوئی مستقل یادگار قائم کریں۔ کیونکہ وہ سب لوگ اس جہاد کبیر میں آخر تک (کم از کم دس سال تک) ثابت قدم رہیں گے۔ اُن کا حق ہے۔ کہ ان کا نام اگلی نسلوں میں عزت کے ساتھ لیا جائے۔ اور اُن کا حق ہے۔ کہ ان کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رہے۔ اور اس کے لئے میں نے ایک نہایت موزون تجویز سوچ لی ہے۔ جو یہ ہے:۔

تحریک جدید میں شاندار قربانیاں کرنیوالوں

— : کی : —

شاندار یادگار

چونکہ تحریک جدید میں چندہ دینے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچہزار والی پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہیں۔ اس لئے ان کی قربانی کی یاد قائم رکھنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا جائے گا۔

(۱) اوّل ان فہرستوں کو ایک جگہ جمع کر کے اور تحریک جدید کی مختصر سی تاریخ لکھکر چھاپ دیا جائیگا اور دفتر تحریک جدید تمام احمدیہ لائبریریوں میں یہ کتاب مفت بھیجے گا۔

(۲) جب دس سال ختم ہو جائیں گے۔ اس فنڈ کی آمد کا ایک معمولی حصہ چندہ دینے والوں کی طرف سے صدقہ جاریہ کے طور پر سالانہ غرباء پر خرچ کیا جائیگا۔

پس میں آج اس تمہید کے ساتھ تحریک جدید سال پنجم کے چندے کا اعلان کرتا ہوں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ سابقون الاوّلون بننے کی کوشش کریں۔ میں نے تحریک جدید کے پانچویں سال کی شرائط بیان کر دی ہیں۔ میں نے بتایا ہے۔ کہ دس فیصدی پچھلے سال (سال چارم) سے کم چندہ دیا جا سکتا ہے۔ مگر ایک سچے مومن کو اس اجازت سے اسی صورت میں فائدہ اٹھانا چاہیئے جبکہ واقعہ میں مجبور اور معذور ہو۔ اگر وہ واقعہ میں مجبور و معذور نہیں۔ یا مجبور و معذور تو ہے۔ مگر اس کا ایمان اس کو پیچھے ہٹنے نہیں دیتا۔ تو میں اسے یہی کہوں گا۔ کہ تم کوشش کرو۔ کہ تم اپنی پہلی جگہ پر کھڑے رہو۔ بلکہ اگر ہو سکے۔ تو آگے بڑھنے کی کوشش کرو"

پھر ایک خطبہ میں سابقون الاوّلون میں شامل ہونے کے لئے نہایت آسان راستہ بتا دیا۔ فرمایا۔

سابقون الاوّلون میں شامل ہونیکا آسان گر

"زیادتی بھی دو قسم کی ہے۔ ایک تو وہ دوست ہیں۔ جنہوں نے پہلے سال جتنا چندہ دیا تھا۔ اس سے زیادہ چندہ انہوں نے دوسرے سال دیا۔ اور دوسرے سال جتنا چندہ دیا تھا۔ اس سے زیادہ چندہ تیسرے سال دیا۔ اور تیسرے سال جتنا چندہ دیا تھا۔ اس سے زیادہ چندہ چوتھے سال دیا۔ اور چوتھے سال جتنا چندہ انہوں نے دیا۔ اس سے زیادہ چندہ انہوں نے پانچویں سال دیا۔ ان کے لئے اگر وہ سابقون الاوّلون میں شامل ہونا چاہیں۔ تو یہی قاعدہ ہے۔ کہ وہ دسوں سال تک اپنے چندہ کو پہلے سالوں سے بڑھاتے چلے جائیں۔ اب اسے اجازت نہیں ہے کہ پیچھے ہٹے۔ بلکہ اب وہ اسی صورت میں سابقون الاوّلون میں شامل رہ سکتا ہے۔ جب ہر سال وہ اپنے چندہ سے اضافہ کرتا چلا جائے۔ جیسے اس نے دوسرے سال پہلے سے زیادہ چندہ دیا تھا۔ اور تیسرے سال دوسرے سال سے زیادہ چندہ دیا۔ اور چوتھے سال تیسرے سال سے زیادہ چندہ دیا۔ اور پانچویں سال چوتھے سال سے زیادہ چندہ دیا۔ پس اب یہ اور دوسری قسم کے دوسرے دوست جنہوں نے چوتھے سال میں بھی کمی نہیں کی۔ بلکہ تیسرے کے چندے پر زیادتی کی تھی۔ وہ اس بات پر مجبور ہیں۔ کہ اب آئندہ ہر سال اضافہ ہی کرتے چلے جائیں۔ اور پانچویں سال میں چوتھے سال سے اور چھٹے سال میں پانچویں سے اور ساتویں سال چھٹے سے اور آٹھویں سال ساتویں سے اور نویں سال آٹھویں سے اور دسویں سال نویں سے زیادہ چندہ دیں۔ زیادتی خواہ کتنی ہی قلیل ہو۔ (یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کے متعلق حضور نے فرمایا) کہ دس سال تک ہر سال پہلے سال سے زیادہ چندہ دینے والوں کے متعلق ایک اور بھی تجویز ہے جسے اپنے وقت پر ظاہر کیا جائے گا۔ دوسرے زیادتی کرنے والے وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے پہلے تین سالوں میں تو اپنے چندے میں زیادتی کی۔ لیکن چوتھے سال آ کر میری رعایت سے فائدہ اٹھا کر انہوں نے اتنا ہی چندہ دیا۔ جتنا انہوں نے تحریک جدید سال اوّل میں دیا تھا۔ مثلاً پہلے سال انہوں نے پانچ دیئے تھے۔ دوسرے سال انہوں نے دس روپے دیئے۔ اور تیسرے سال پندرہ۔ لیکن چوتھے سال آ کر پھر انہوں نے پہلے سال کے چندے کے مطابق میری رعایت سے فائدہ اٹھا کر صرف پانچ روپیہ چندہ دیا۔ ایسے لوگوں نے چونکہ میرے مقرر کردہ قانون کے مطابق چوتھے سال اپنے چندہ میں کمی کی ہے اس لئے اُن کی زیادتی اب پانچویں سال سے شروع ہو گی وہ اگر چاہیں۔ تو اب کے (سال پنجم) پانچ کی جگہ پانچ روپیہ ایک آنہ دیکر یا پانچ روپیہ چار آنہ دیکر یا سات روپیہ دیکر یا آٹھ روپیہ دیکر سابقون الاوّلون میں شامل ہو سکتے ہیں۔ بلکہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ پانچ روپیہ ایک پیسہ دیکر ایک شخص اپنے چندہ میں اضافہ کر سکتا ہے۔ اور ایسا ہر شخص زیادتی کرنے والوں میں ہی شمار ہو گا۔ بشرطیکہ وہ آئندہ سالوں میں کمی نہ کرے۔ بلکہ ہر سال اپنے چوتھے سال کے چندے پر زیادتی کرتا چلا جائے۔

تحریک جدید اس شاندار اہمیت اور اس کے اعلیٰ فوائد کے پیش نظر شاید ہی کسی نے دس فی صدی کمی کی ہو۔ بلکہ میں نے دیکھا۔ جن چند دوستوں نے وعدے کے وقت دس فی صدی کمی کی تھی۔ انہوں نے بھی ادائیگی کے وقت دس فی صدی رعایت سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ بلکہ زیادہ کر کے چندہ دیا۔ چنانچہ سال پنجم میں وعدوں کی میزان ایک لاکھ تیس ہزار ہے۔ جو گذشتہ سال کے وعدے سے پانچہزار اضافہ کے ساتھ ہے۔ چونکہ پانچواں سال ابھی ختم نہیں ہوا۔ مگر تاہم بھی۔ آج جبکہ یہ مضمون لکھا جا رہا ہے۔ تحریک جدید سال پنجم کی وصولی پچھتر فیصدی ہے۔ اور گذشتہ سال آج کی تاریخ تک وصولی کی نسبت ستر فی صدی تھی۔ گویا اس سال گذشتہ سال کے مقابلہ میں اب تک (۱۵ ؍ نومبر ۱۹۳۹ء) پانچ فیصدی زیادہ وصولی ہوئی ہے۔ باوجودیکہ اس سال چندوں کی بھر مار تھی۔ مگر جماعت احمدیہ کو جو اخلاص اور محبت اپنے امام سے ہے وہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ انہوں نے دوسرے چندوں میں بھی حصہ لیا۔ اور تحریک جدید کو بھی بے نظیر طور پر کامیاب کیا ہے۔ جس کی نظیر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کے سوا کہیں نہیں مل سکتی۔ اس سال میں افراد کی تعداد ۵۶۲۶ ہے۔ احباب دیکھ سکتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کس طرح شروع سال سے پانچہزار سپاہیوں کی پیشگوئی کو پورا کرتا ہوا اپنے فضل کی بارش برسا رہا ہے۔

تحریک جدید کی قربانیوں میں حصہ لینا جنت کو واجب کر دیتا ہے

پس آپ نے تحریک جدید کی شاندار قربانیوں کا نہایت مختصر مضمون ملاحظہ فرما لیا۔ جنہیں اللہ تعالےٰ نے اس تحریک میں شمولیت کا فخر بخشا ہے۔ انہیں مبارک ہو۔ مگر وہ احباب جو اپنے اوپر جنت واجب کرانے والوں میں شامل نہیں۔ اور ان کے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچی محبت اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر سچی فدائیت اور سچا عشق ہے۔ اور اسلام کا درد اس کو بے چین کر رہا ہے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ اس تحریک میں شامل ہوں۔ اور اسی اصول کے مطابق قربانیاں کریں۔ جن کا ذکر آپ نے پڑھ لیا ہے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: "میں سمجھتا ہوں اپنے دل میں اسلام کا درد رکھنے والا کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں ہو سکتا تھا۔ جس کے سامنے یہ تحریک پیش کی جاتی۔ کہ اس چندہ کے ذریعہ ایک ایسا مستقل فنڈ قائم کر دیا جائے گا۔ جو دائمی طور پر اسلام کی تبلیغ کے کام آئیگا۔ اور وہ یہ تحریک سننے کے باوجود اس میں حصہ نہ لیتا۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں۔ اگر ایک مرتے ہوئے با ایمان انسان کے کانوں میں بھی یہ تحریک پہنچ جاتی۔ تو اسکی رگوں میں بھی خون دوڑنے لگتا اور وہ سمجھتا کہ میرے خدا نے میرے مرنے سے پہلے ایک ایسی تحریک کا آغاز کر کے اور مجھے اس میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرما کر میرے لئے اپنی جنت کو واجب کر دیا"

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خلافت کی حقانیت پر

آسمانی شہادت

(از قلم سید احمد علی صاحب دونوالی)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب اس زمانہ میں گم گشتگان آستانہ الٰہی کی راہنمائی کے لئے مبعوث فرمایا۔ تو آپ نے ازروئے تعلیم قرآن مومن کامل اور خدا کے برگزیدہ لوگوں کی علامات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"مومن کامل کو خدا تعالیٰ سے اکثر بشارتیں ملتی ہیں یعنی پیش از وقوع خوشخبریاں جو اس کی مرادات یا اس کے دوستوں کے مطلوبات ہیں۔ اس کو بتلائی جاتی ہیں"

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۱۳)

اور پھر اس قرآنی دلیل کو اپنی متعدد تصانیف و اشتہارات میں اپنے دعاوی کی صداقت ثابت کرتے ہوئے بطور تحدی مخالفین کے سامنے بھی پیش کیا کہ

"اگر اخبار غیبیہ میں جو خدا تعالیٰ سے مجھ پر ظاہر ہوئی ہیں میرا مقابلہ کر سکو ..... تو میں جھوٹا ہوں"

(تحفہ غزنویہ صفحہ ۱۳)

حضور کی صداقت اور آپ کے ایمان کامل کی پرکھ کا یہ ایسا زبردست معیار تھا۔ کہ باوجودیکہ آپ نے آخر عمر تک اس طریق فیصلہ کو مخالفین کے سامنے رکھا۔ مگر کسی دوست کو اس طور سے آزمانے کی جرأت نہ ہوئی اور ہوتی بھی کیسے ؎

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہ زار و نزار

(المسیح الموعود)

پس اگر اس دلیل کے آگے مخالفین دم نہیں مار سکے۔ اور وہ خاموش رہے۔ تو مجبور ہو گئے اور اسی طرح انہوں نے اپنے عمل عجز سے ثابت کر دیا۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دعویٰ میں صادق و راستباز تھے۔ جب حضور اپنا کام کر چکے۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ بھی آپ کے بعد اپنے زمانہ کی خیر خواہی سے نبھا گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ کو "فضل عمر" کے الفاظ میں مبینہ پیشگوئی کے مطابق خلافت ثانیہ کی مسند پر بٹھایا اور دوسری طرف آخر جماعت کے بعض لوگوں نے حضرت مسیح موعود کی تشریحات کے باوجود اس پیشگوئی کے معانی کئے۔

"عجیب روشنی میں سے وہ دل جو رہے نہیں ٹھہر سکتے۔ رسیم کی اس مقام (تاریکی) میں جو تجلیات دائمی الٰہی کا مرکز ہے۔ کوئی بادل خائن بہت مدت تک نہیں ٹھہر سکتا۔ اسی لئے

فرمایا قرآن مجید میں کا یجد اھرہٗ ثبت نیبہ الا قلیلاً"

(اخبار بدر ۲۰ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۵)

جو لوگ یہاں سے چلے گئے۔ خدا تعالیٰ نے ایسے لوگوں پر اتمام حجت کرنے کے لئے انہی کے "امیر" اور لیڈر مولوی محمد علی صاحب کے قلم سے خلافت ثانیہ کے ظہور سے چند ہی روز پیشتر یہ لکھوا دیا۔ کہ:۔

"حضرت مسیح موعود نے یہ پیشگوئی کی ہے۔ کہ ایک شخص آپ کی ذریت سے اٹھیگا جس سے اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوگا۔ اس کی بیعت پھر سب پر لازم ہوگی"

(ایک نہایت ضروری اعلان از مولوی محمد علی صاحب)

یہ معیار جو قرآن مجید سے ثابت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تالیفات کی رو سے مسلّم ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب نے خلافت اولیٰ کے آخری ایام میں شائع کیا۔ اس کے مطابق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے بھی یہ فرمایا کہ:۔

(الف) "میرا دعویٰ تو یہ ہے۔ کہ خدا میری تائید میں وہ نشانات دکھاتا ہے۔ جو ایک مومن کے لئے اس کی برگزیدہ جماعت کے منتظم و امیر کے لئے دکھایا کرتا ہے"

(الفضل ۲۰ اکتوبر ۱۹۱۵ء)

(ب) پھر فرمایا:۔

"میں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے رؤیا اور الہامات سے حصہ پایا ہے۔ اور سینکڑوں امور قبل از وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے بتائے ہیں۔ جو اپنے وقت پر جا کر پورے ہوئے۔ حالانکہ اس سے پہلے سامان ان امور کے وجود میں آنے کے بالکل مخالف تھے" (تحفہ لارڈ ارون صفحہ ۲۶)

غرض حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کا اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا دعویٰ کرنا اہل پیغام کے لئے عموماً اور مولوی محمد علی صاحب کے لئے خصوصاً ایک نشان اور حجت ملزمہ قاہرہ ہے۔ کیونکہ یہی انہوں نے کہا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود نے یہی پیشگوئی کی ہے کہ ایک شخص آپ کی ذریت میں سے اٹھے گا۔ جس سے اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوگا۔ اس کی بیعت پھر سب پر لازم ہوگی"

اب ذیل میں بطور نمونہ مشتے از خروارے اور قطرہ از بحارے انہی معیار کے تحت چند نشانات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اور حسید روحوں سے التماس ہے۔ کہ وہ ان باتوں پر خدا را ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ وما علینا الا البلاغ۔

(۱) پہلی شہادت

میں جامعہ احمدیہ کی مبلغین کلاس میں پڑھا کرتا تھا۔ اور حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب ہمیں تفسیر القرآن پڑھایا کرتے تھے۔ حسب دستور ۱۵ جولائی ۱۹۳۵ء کو بھی آپ جب سبق پڑھا رہے تھے۔ تو ضمناً آپ نے ایک بات کرتے ہوئے فرمایا کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ مجھ سے پڑھا کرتے تھے۔ تو ایک دن میں نے کہا کہ میاں آپ کے والد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تو کثرت سے الہام ہوتے ہیں۔ کیا آپ کو بھی کوئی خواب وغیرہ آتی ہیں تو میاں صاحب نے فرمایا۔ کہ مولوی صاحب خوابیں تو بہت آتی ہیں۔ لیکن ایک خواب۔ تو میں قریباً روزانہ ہی دیکھتا ہوں۔ اور جونہی تکیہ پر سر رکھتا ہوں۔ اس وقت سے لے کر صبح اٹھنے تک یہ نظارہ دیکھتا ہوں۔ کہ ایک فوج ہے۔ جس کی کمان کر رہا ہوں۔" اور بعض اوقات ایسا دیکھتا ہوں۔ کہ میں سمندروں سے گذر کر آگے جا کر مقابلہ کر رہا ہوں۔ اور کئی دفعہ ایسا ہوا ہے۔ کہ میں نے اگر پار گذرنے کے لئے اور کوئی چیز نہیں پائی۔ تو سرکنڈے وغیرہ سے کشتی بنا کر پار گیا۔ اور جا کر حملہ آور ہوا ہوں۔

حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب نے فرمایا۔ کہ جب یہ خواب میں نے آپ سے سنا۔ میرے دل میں اسی وقت سے یہ بات گڑ گئی۔ کہ یہ شخص یقیناً کسی وقت جماعت کی لیڈری کرے گا۔ اور اسی وجہ سے میں نے اس دن سے بوجہ ادب کے آپ کی کلاس میں ان کے سامنے کرسی پر بیٹھنا چھوڑ دیا۔ اور آپ سے یہ خواب سننے کے بعد میں نے آپ سے پختہ عہد لیا۔ کہ جب آپ بڑے ہو کر مجھ کو نہ بھلا دیں۔ اور مجھ پر بھی نظر شفقت رکھیں۔

حضرت مولوی صاحب نے ایسی ہی اور بھی چند خوابیں حضور کی سنائیں۔ اور یہ اس زمانہ کی ہیں۔ جبکہ آپ ہنوز سلسلہ تعلیم میں مشغول بلکہ پرائمری جماعت میں پڑھتے تھے۔ مگر آخر وہ وقت آ گیا۔ کہ جب خدا نے آپ کی ان خوابوں کو پورا کرتے ہوئے آپ کو ایک جماعت کا خلیفہ اور امام بنا کر ہندوستان اور ہندوستان سے باہر سمندر پار کے ممالک میں تبلیغ احمدیت پہنچانے کی توفیق دی۔ چنانچہ سمندر پار کی ترقی کا سہرا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے سر ہے۔

(۲) دوسری شہادت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بارہا سنایا ہے۔ کہ:۔

"میں ابھی سترہ سال کا تھا۔ جو کھیلنے کودنے کی عمر ہوتی ہے۔ کہ اس سترہ سال کی عمر میں خدا تعالیٰ نے الہاماً میری زبان پر یہ کلمات جاری کئے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہاتھوں سے ایک کاپی پر لکھ دیئے۔ ان الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ۔ کہ وہ لوگ جو تیری متبع ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں قیامت تک ان لوگوں پر فوقیت اور غلبہ دے گا جو تیرے منکر ہیں"

اس الہام میں نہ صرف آپکی خلافت کی خبر دی گئی ہے بلکہ یہ بھی دو پیشگوئیاں بتائی گئیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی طرح آپ کے ہاتھ پر ساری جماعت بیعت نہ کرے گی۔ بلکہ ایک حصہ منکرین کا ہوگا اور پھر یہ بھی بتایا گیا۔ کہ آپ کے ماننے والے نہ صرف دلائل و براہین کے لحاظ سے منکرین پر غالب رہیں گے بلکہ بلحاظ تعداد۔ روحانیت عرفان وغیرہ میں بھی ان کے اوپر غالب رہیں گے۔ چنانچہ واقعہ ہے۔ کہ خدا نے آپ کو خلافت دی۔ تو جماعت کے دو حصے ہو گئے۔ اور پھر ان منکرین پر یہاں تک بلحاظ تعداد غلبہ عطا کیا۔ کہ آج منکرین کے "امیر" مولوی محمد علی صاحب کو بھی خان بہادر محمد دلاور خان صاحب کے مقدمہ میں "ہماری چھوٹی سی جماعت" (الفضل ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۹ء صفحہ ۱) کے الفاظ اور اپنی جماعت کی مغلوبیت اور مبایعین کے غالب ہونے کا بادل نخواستہ اقرار کرنا پڑا ہے۔ غرض اس الہام میں جو یہ تین پیشگوئیاں بیان کی گئی ہیں۔ اپنی پوری شان کے ساتھ پوری ہو رہی ہیں۔ اور اس الہام کے متعلق حضرت صاحب مؤکد بعذاب حلفاً فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"یہ خدا کی پیشگوئی ہے۔ جو پوری ہوئی اور پوری ہوتی رہے گی۔ اگر اس الہام کے بنانے میں میں جھوٹ بولتا ہوں۔ تو خدا کی مجھ پر لعنت"

(الفضل ۱۰ نومبر ۱۹۳۸ء صفحہ ۱)

(۳) شہادت

۲۸ اپریل ۱۹۰۸ء کی شب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا۔ انی مع الافواج آتیک بغتۃ۔ تو اس الہام کی اشاعت کے ساتھ لکھا ہے۔ کہ:۔

"اسی شب صاحبزادہ میاں محمود احمد کو ..."

سے خواب میں دیکھا تھا۔ کہ حضرت (مسیح موعود علیہ السلام ناقل) کو انی مع الافواج اتیک بغتۃً الہام ہوا ہے۔ صبح اٹھ کر ذکر کیا۔ تو معلوم ہوا کہ بیشک یہ الہام ہوا ہے۔"

(اخبار بدر ۲۷ر اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

یعنی جس رات کو یہ رؤیا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دیکھا۔ اسی رات خدا نے اُسے پورا کر دیا تھا۔

(۴) چوتھی شہادت

۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض رشتہ داروں نے آپ کو اور آپ کی جماعت کو دکھ دینے کے لئے مسجد مبارک کے دروازہ کے آگے ایک دیوار کھینچ دی۔ جس کے سبب نمازیوں کو بہت دور سے چکر کاٹ کر آنا پڑتا تھا۔ تو ان دنوں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے رؤیا میں دیکھا۔ کہ وہ دیوار گرائی جا رہی ہے۔ تب آپ نے حضرت خلیفہ اوّلؓ کو جو آپ کے پیچھے آ رہے تھے۔ بتایا کہ دیوار گرائی جا رہی ہے۔ یہ رؤیا آپ نے حضرت خلیفہ اوّلؓ کو بھی سنائی۔ چنانچہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عدالت میں نالش دائر کی۔ اور اگست ۱۹۰۱ء میں مقدمہ حضور کے حق میں فیصل ہوا۔ اور دیوار گرائی گئی۔ تو اس وقت اتفاق ایسا ہوا۔ کہ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ مسجد اقصیٰ سے درس دے کر واپس آ رہے تھے۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ بھی درس سنکر واپس آ رہے تھے۔ مگر آپ آگے آگے تھے۔ تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ وہ دیوار گرائی جا رہی ہے۔ اس پر آپ نے پیچھے کی طرف متوجہ ہو کر حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کو خبر دی۔ کہ حضور وہ دیوار گرائی جا رہی ہے۔ یعنی بالکل ویسے ہی ہوا۔ جیسے کہ رؤیا میں دکھایا گیا تھا۔ کہ آپ آگے ہیں۔ اور حضرت خلیفہ اوّلؓ پیچھے پیچھے چلے آ رہے ہیں۔ اور دیوار گرنے کا آپ کو پہلے علم ہوتا ہے۔ اور آپ حضرت مولوی صاحب کو اس کی خبر دیتے ہیں۔ اس پر حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے آپ کو فرمایا۔ کہ آپ کی وہ رؤیا پوری ہو گئی۔

(۵) پانچویں شہادت

ایک دفعہ اپنی خلافت سے پیشتر یعنی ستمبر ۱۹۱۳ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ شملہ گئے۔ وہاں آپ نے رات کو رؤیا دیکھا کہ

"رات کا وقت ہے۔ اور قریباً دو بجے ہیں۔ میں اپنے کمرہ میں قادیان میں بیٹھا ہوں۔ مرزا عبدالغفور صاحب (کلانوری) میرے پاس آئے۔ اور نیچے سے آواز دی۔ اُٹھ کر اُن سے پوچھا۔ کہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح (اوّل رضی اللہ عنہ) کو سخت تکلیف ہے۔ تپ کی شکایت ہے ۱۰۲ کے قریب ہو گیا تھا۔ آپ نے مجھے بھیجا ہے کہ میاں صاحب کو جا کر کہہ دو۔ کہ میں نے اپنی وصیت شائع کر دی ہے مارچ کے مہینہ کے بدر میں دیکھ لیں۔"

(برکات خلافت صفحہ ۲)

جب یہ رؤیا آپ نے دیکھا۔ تو متفکر ہو کر قادیان تار دیا۔ مگر جواب میں لکھا گیا کہ اچھے ہیں۔ یہ رؤیا آپ نے حضرت نواب صاحب محمد علی خاں صاحب اور حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب وغیرہ کئی اصحاب کو سنا دی۔ اس رؤیا میں اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت چار امور سے حضرت کو خبر دیدی تھی۔ یعنی حضرت خلیفہ اوّلؓ کی وفات تپ سے ہو گی (۲) آپ وفات سے پیشتر وصیت کر جائیں گے۔ (۳) آپ کی وصیت مارچ کے مہینہ میں شائع ہو گی (۴) اس وصیت کا تعلق "بدر" سے ہو گا (۵) اور ایک وصیت کا تعلق حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کے ساتھ بھی ہو گا۔ چنانچہ اس رؤیا کے مطابق (۱) حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی وفات تپ سے ہوئی (۲) آپ نے وفات سے پیشتر وصیت فرمائی۔ جو مارچ کی ۴ تاریخ کو لکھی گئی۔ اور مارچ کے مہینے میں ۱۱ تاریخ کے الفضل میں شائع ہوئی (۳) چونکہ بدر اخبار ان دنوں بند تھا۔ اس لیے لا محالہ "بدر" کی تعبیر یعنی ۱۴ تاریخ مراد لینا ہو گی۔ چنانچہ ۱۳ مارچ کو حضور کا انتقال ہوا۔ اور ۱۴ کو حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہٖ منصب خلافت پر متمکن ہوئے اور اس طرح یہ رؤیا اپنے تمام پہلوؤں کے ساتھ پوری ہوئی۔

حلفیہ شہادت

منجانب

جناب بابو عبدالرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ انبالہ شہر

خاکسار کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے شفا

جسکی

قبولیت کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بذریعہ خواب فرمائی

خاکسار نے ۱۹۰۳ء میں بیعت کی تھی۔ اور ۱۹۰۴ء میں مکان کی تعمیر شروع کی۔ جس کی بنیاد چوہدری رستم علی صاحب مرحوم نے اپنے دست مبارک سے رکھی تھی۔ نیچے کی منزل تیار ہو چکی تھی اور بالاخانہ یعنی اوپر کی منزل تعمیر ہونا شروع ہوئی تھی۔ کہ دفعتاً خاکسار سخت بیمار ہو گیا۔ اور بخار ۱۰۴-۱۰۵ تک پہنچ گیا۔ اسی طرح بخار میں کئی روز گذر گئے۔ چوہدری صاحب روزمرہ دریافت حال کے لئے تشریف لاتے۔ اور تسلی دیتے اور فرماتے کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دعا کے لئے لکھتا رہتا ہوں۔ ایک روز دن کا وقت تھا مجھے خواب میں معلوم ہوا۔ میری ہمشیرہ مرحومہ کہہ رہی ہیں کہ دعا قبول ہو گئی۔" اس کے کہنے پر میں نے اپنی بیوی صاحبہ اور اپنے بھائی اور ہمشیران سے کہا۔ ہمشیرہ ابھی یہاں پر کھڑی تھیں۔ اور وہ کہہ رہی تھیں۔ کہ دُعا قبول ہو گئی۔" اس کے بعد بخار کی حالت، حرارت زیادہ سے زیادہ ہوتی گئی۔ اور میں کئی روز تک بے ہوش رہا۔ سب گھر والوں کو مایوسی ہو گئی۔ بالخصوص چوہدری رستم علی صاحب مرحوم کو بہت ہی تشویش ہوئی۔ کہ خدانخواستہ اگر اس وقت واقعہ وفات ہو گیا۔ تو سب یہی کہیں گے۔ کہ بس یہ بیعت کرنے کا نتیجہ ہے۔ اور بہت خراب اثر گھر والوں پر پڑے گا۔ اور دوسرے دوستوں پر بھی جنہوں نے اس کے ساتھ بیعت کی ہے۔ چنانچہ چوہدری صاحب مرحوم دعا میں لگے رہتے۔ اور روزمرہ صحت کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں نیاز نامہ لکھتے رہتے۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ مجھے آرام ہونا شروع ہو گیا۔ اور دو مہینے کے اندر بالکل آرام ہو گیا۔ اور میں نے عید کی نماز دو رکانوں میں پڑھی۔ الحمد للہ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خواب میں دکھایا تھا۔ کہ "دعا قبول ہو گئی" وہ پورا ہو گیا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی کا ایک مکتوب گرامی

شیخ عبدالحمید صاحب آڈیٹر کے نام

یہ مکتوب گرامی ۲۶ر مارچ ۱۹۱۴ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے شیخ عبدالحمید صاحب آڈیٹر لاہور کو تحریر فرمایا۔ شیخ صاحب موصوف اس وقت اپنے وطن سیالکوٹ میں بوجہ علالت رخصت پر تھے۔ پیغامی فتنہ کا رخ بھی اس وقت سیالکوٹ کی طرف بڑے زور سے تھا۔ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی وہاں متواتر لیکچر دے رہے تھے۔ شیخ صاحب موصوف نے اس وقت اس فتنہ کا مقابلہ کیا اور حضرت صاحب کو حالات سے آگاہ کیا۔ اس پر حضور نے یہ تاریخی خط لکھا۔ جس سے آپ کی اس پاکیزہ روح کا اظہار ہوتا ہے جو آپ میں کام کر رہی تھی۔ (ایڈیٹر)

نقل خط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ

۲۶ر مارچ ۱۹۱۴ء

مکرم شیخ صاحب

السلام علیکم۔ میں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ شفا عنایت فرمائے۔ سیالکوٹ کی حالت پر افسوس ہے۔ آپ ضرور باقی دوستوں سے مل کر اس فتنہ سے لوگوں کو بچانے کی کوشش کریں۔ اور اب جبکہ یہ لوگ صریح جھوٹ پر آمادہ ہیں۔ میں آپ کو اجازت دیتا ہوں۔ کہ جو صحیح واقعات آپ کو معلوم ہیں۔ انہیں لوگوں پر ظاہر کریں۔ تاکہ لوگ غلط فہمی سے محفوظ رہیں۔ اور ان لوگوں کی قربانی کا حال انہیں معلوم ہو۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔ فتنگی یا بدظنی پر محمول بات کوئی نہ ہو۔ استغفار بہت کریں۔ تا منہ سے کوئی بات ایسی نہ نکلے۔ جو غلط ہو۔ یا جس کے بیان کرنے میں نیت نیک نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نفسانی خواہشات اور کینہ توزیوں سے محفوظ رکھے۔ عداوت سے کوئی کام نہ کریں۔ بلکہ اخلاص اور تائید حق کے لئے۔ حدیث میں ہے۔ اتنی دشمنی نہ کرو۔ کہ پھر پچھتانا پڑے۔ اور اتنی دوستی بھی نہ کرو۔ کہ بعد میں پچھتانا پڑے۔ سو ان نصائح کو یاد رکھکر مناسب تدابیر سے غافل نہ ہوں۔ مجھے سیالکوٹ پر رحم آتا ہے وہاں کی جماعت کو ثابت قدم رکھنے کے لئے بہت کوشش کریں۔ حافظ روشن علی صاحب کو بھیجا ہے۔ وہ کچھ دن انشاء اللہ سیالکوٹ ٹھہریں گے۔ چوہدری نصر اللہ خان صاحب نے بیعت کر لی ہے۔ میں نے ان کے لئے اور ایک اور شخص کے لئے دعا کی تھی۔ جو خدا تعالیٰ نے فی الحال تو انہیں کو چنا ہے۔ پہلے انہیں کو مقدم سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جماعت پر رحم فرماوے۔ یہ لوگ کس طرف چلے جا رہے ہیں۔ خدا کے کام کو کوئی نہیں روک سکتا۔ اگر میرا انتخاب خدا تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت ہے۔ اور مجھے اس کے فضل سے امید ہے۔ کہ ایسا ہی ہے۔ تو یہ لوگ خواہ کس قدر بھی مخالفت کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ناکام و نامراد رہیں گے۔ افسوس کہ وہ تلوار جو غیروں پر چلنی تھی۔ اپنوں پر چلانی پڑی۔ اور وہ زور جو غیروں کے مقابلہ پر خرچ کرنا تھا۔ اپنوں پر کرنا پڑا۔ بہتر تھا اگر یہ نہ ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے نشانات کیونکر ظاہر ہوتے۔ کس طرح ہو سکتا تھا۔ کہ سوئی ہوئی جماعت بیدار ہو جاتی۔ اگر اس طرح شور نہ پڑے کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے" نام ٹریکٹ پچاس کاپیاں بھیجی گئی ہیں۔ اگر اور ضرورت ہو۔ تو بھجوا دی جائیں گی۔ غالباً چوہدری صاحب یا مولوی فضل دین صاحب کے نام بھیجی گئی ہیں۔ والسلام

خاکسار :- مرزا محمود احمد

سب احباب کو تاکید کریں۔ کہ دعاؤں سے کام لیں۔ اور نفسانیت کو ترک کر دیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہماری غلطیوں سے خدا کے فضل کے دروازہ بند ہو جائیں۔ جس قدر جانیں ہو سکے بچانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔

خاکسار :- مرزا محمود احمد

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں باہتمام شیخ محمود احمد عرفانی پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر اخبار الحکم واقع تراب منزل۔ الحکم روڈ قادیان دارالامان سے شائع ہوا